REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۰ — شمارہ ۴۵

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

قائم مقام ایڈیٹر:- محمد کریم الدین شاہد

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ — محمد نسیم خان

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:-
بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۲۸ ربیع الثانی ۱۴۱۲ ہجری — ۷ نبوت ۱۳۷۰ ہش — ۷ نومبر ۱۹۹۱ء

Manager, THE BADR WEEKLY, QADIAN-143516.

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ

احبابِ کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان دارالامان میں

مجلس انصار اللہ بھارت کے بارہویں سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

• حضور انور کا رُوح پرور پیغام • اٹھارہ مجالس کے نمائندگان کی شمولیت • علماء و بزرگان کی پُرمغز تقاریر
• دلچسپ علمی اور ورزشی مقابلے • مجلس شوریٰ کا انعقاد

رپورٹ مرتبہ:- محمد نسیم خان۔ نائب ایڈیٹر اخبار بدر قادیان

الحمد للہ کہ مجلس انصار اللہ بھارت کا دو روزہ بارہواں سالانہ اجتماع مرکز قادیان میں مورخہ ۱۶-۱۷ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو منعقد ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع میں قادیان کے انصار کے علاوہ ہندوستان کی ۱۸ مجالس سے ۲۹ نمائندگان نے شرکت کی۔ انصار بزرگان نے نہایت جوش و خروش اور جذبۂ عقیدت سے اس اجتماع کے سب پروگراموں کو کامیاب بنایا۔ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے اجتماع سے قبل اجتماع کے جملہ امور کو بہتر رنگ میں سرانجام دینے کے لئے محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر اوّل مجلس انصار اللہ بھارت کی صدارت میں ایک سب کمیٹی اجتماع مقرر کی تھی جس کی نگرانی میں اجتماع کے مختلف شعبہ جات اور ان کے منتظمین نے نہایت خلوص اور محنت سے سبھی اُمور کو بطریق احسن پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اجتماع گاہ کی تزئین سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے منظوم و منثور کلام اور مختلف اسلامی نعروں پر مشتمل خوبصورت بینرز سے کی گئی تھی۔

پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۶ اکتوبر کو رات ۴ بجے بیت گلیوں میں خدام و اطفال نے درود شریف کا ورد کرتے ہوئے احباب کو تہجد کے لئے بیدار کیا۔ اور مسجد مبارک میں جملہ انصار نے محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب کی امامت میں نماز تہجد ادا کی۔ نماز فجر کے بعد محترم حافظ صاحب موصوف ہی نے "تلاوتِ قرآن کریم کی برکات" کے عنوان پر درس دیا۔ بعدہٗ مسجد میں تمام انصار نے اجتماعی تلاوتِ قرآن مجید کی۔ بعد ازاں سبھی انصار نے مزار مبارک سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر اجتماعی دُعا کی۔ کچھ وقفہ کے بعد تمام انصار ٹھیک نو بجے صبح اجتماع گاہ میں جمع ہوئے جہاں پر افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔

اِفتتاحی اجلاس:

اِس اجلاس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مہمانِ خصوصی نے فرمائی۔ تلاوتِ کلام پاک محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے کی پھر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے پرچم کشائی کی رسم ادا کی۔ اس موقعہ پر تمام انصار و حاضرین جلسہ احتراماً کھڑے ہو کر زیرِ لب رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ کا ورد کرتے رہے۔ اور جیسے ہی لوائے انصار اللہ فضا میں لہرانے لگا تمام حاضرین نے جذبۂ عقیدت سے بے اختیار ہو کر فلک شگاف نعرے بلند کئے۔

اس کے بعد محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے عہدِ انصار اللہ دُہرایا۔ پھر محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش نے حمد و ثناء خوش الحانی سے پڑھی۔ چونکہ امسال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام بروقت موصول نہیں ہو سکا تھا اس لئے حضور کے گزشتہ سالانہ اجتماع کے پیغام کو محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے پڑھ کر سُنایا۔ اسی طرح جلسہ سالانہ ۱۹۹۰ء پر موصولہ پیغام حضور انور بھی پڑھ کر سُنایا۔ (حضور انور کا مرسلہ تازہ پیغام جو اجتماع کے بعد موصول ہوا تھا وہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے اختتامی اجلاس میں محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے پڑھ کر سُنایا۔) بعد ازاں محترم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نے رپورٹ سالانہ کارگزاری مجالس انصار اللہ بھارت پڑھ کر سُنائی۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مہمانِ خصوصی نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے جماعت کی ابتدائی حالت اور موجودہ جماعتی ترقیات کا نقشہ کھینچتے ہوئے خلافت کی برکات کے ذکر کے ساتھ انصار اللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور ساتھ ہی ہر ناصر کو نیک نمونہ اور بہترین مُربی بننے کی تلقین فرما کر اجتماعی دُعا کرائی۔

دُعا کے بعد محترم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا دُعائیہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا۔

تقریری پروگرام:-

تقاریر کے پروگرام میں پہلی تقریر محترم چوہدری محمد حسین صاحب چیمہ آف لندن نزیل قادیان نے بعنوان "لقائے الٰہی" فرمائی۔ آپ نے لقائے الٰہی کے مختلف طریق اور قرآن کریم و حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے حوالہ سے اس مضمون پر روشنی ڈالی۔

دوسری تقریر محترم مولوی خورشید احمد صاحب انور ناظم وقفِ جدید قادیان نے بعنوان "جلسہ سالانہ جرمنی کے حالات" فرمائی۔ آپ نے اپنے دورۂ انگلستان، جماعت انگلستان کی مخلصانہ خدمات، حضور انور سے شرف ملاقات اور جلسہ سالانہ جرمنی کا آنکھوں دیکھا حال نہایت ہی دلکش انداز میں بیان فرمایا۔

بعد ازاں دو نمائندگان کی تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر محترم محمد شریف صاحب آف حیدر آباد دکن نے "دعوت الی اللہ اور اس راہ میں آنیوالی مشکلات" کے موضوع پر کی۔ اور دوسری تقریر محترم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔ اے ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ صوبہ بنگال نے وہاں کی تبلیغی کاوشوں پر فرمائی۔ اور بتایا کہ خدا کے فضل سے آسام اور میگھالیہ میں باقاعدہ طور پر نئی جماعتوں کا قیام ہوا ہے۔ اور یہ سب بنگال کی جماعتوں خصوصاً انصار بھائیوں کی محنت کا ثمرہ ہے۔ پھر اگلے پروگرام کے اعلان کے ساتھ یہ اجلاس برخاست ہوا۔

نماز ظہر و عصر کے بعد مدرسہ احمدیہ کے ہال میں جملہ انصار کے اجتماعی کھانے کا اہتمام کیا گیا۔

دُوسرا اجلاس:

حسب پروگرام دُوسرا اجلاس ٹھیک ۵۰-۲ بجے بعد دوپہر زیر صدارت محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب امیر صوبائی آندھرا پردیش شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مجلسِ مذاکرہ بعنوان "تحریک وقفِ نو اور ہماری ذمہ داریاں" میں تین بزرگان محترم منظور احمد صاحب گجراتی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان۔ محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم اور محترم عبدالحمید صاحب ٹاک امیر صوبہ کشمیر نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار نہایت مؤثر انداز میں قرآن و حدیث اور حضرت امیر المومنین کی ہدایات و ارشادات کی روشنی میں بیان فرمایا۔ مذاکرہ کے آخر میں صدر جلسہ کی اجازت سے ایک ناصر مہمان مکرم عبد الحئی صاحب نے بھی اس سلسلہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر میں صدرِ جلسہ نے اس موضوع پر مختصر روشنی ڈالی۔ اور اس مذاکرہ کا اختتام ہوا۔

(باقی دیکھئے صـ۱۱ پر)

میر احمد حافظ آبادی پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر – نگران بورڈ بدر قادیان۔

ایک حقیقت افروز مکتوب

از محترم جناب ہری رام کلسی صاحب میکانیکل انجینئر۔ کالکا (ھریانہ)

مورخہ ۴ اگست ۹۱ء کے اُردو روزنامہ "ہندسماچار" میں محترم چوہدری منصور احمد صاحب چیمہ پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے، ایک نوٹ زیرِ عنوان "پاکستان عدلیہ مُلا کے زیرِ اثر" شائع ہُوا تھا۔ اس کو پڑھ کر محترم ہری رام کلسی صاحب میکانیکل انجینئر آئی سی ایس (لندن) مقیم کالکا نے چیمہ صاحب موصوف کے نام ایک حقیقت افروز خط لکھا جسے چیمہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمتِ اقدس میں ارسال کیا۔ حضور انور نے تحریر فرمایا:۔

"آپ کا خط اور اس کے ساتھ مکرم ہری رام کلسی صاحب کا خط ملا انہوں نے بہت عمدہ خط لکھا ہے جو گہرے تبصرہ پر مشتمل ہے۔ معلوم ہوتا ہے یہ حقیقت پسند انسان ہیں اور شریف آدمی ہیں ..... اُن کی اجازت سے اگر یہ خط بدر میں شائع کروایا جاسکتا ہو تو بہت اچھا ہوگا۔"

اِس ارشاد کی تعمیل میں خط کی اشاعت کے لئے جب مکرم ہری رام کلسی صاحب سے چیمہ صاحب نے رابطہ کیا تو انہوں نے مورخہ ۱۰ اکتوبر ۹۱ء کے خط میں اشاعت کی اجازت دیتے ہوئے تحریر کیا کہ:۔

"محترم مرزا صاحب نے اِس ناچیز کے خط کے جواب میں جو شفقت، نوازش اور اپنے آشیرواد بھرے الفاظ میں جو حوصلہ افزائی فرمائی ہے اس پر مَیں خود کو خوش نصیب سمجھتا ہوں .... اِس ناچیز کے خط کی اشاعت جناب کے اخبار میں میرے لئے فخریہ بات ہوگی۔"

چنانچہ ذیل میں مکرم کلسی صاحب موصوف کے خط کا مکمل متن قارئینِ کرام کی ضیافتِ طبع کے لئے شائع کیا جارہا ہے۔ (قائم مقام ایڈیٹر)

1064, Lower karail,
KALKA - 133302,
Dated. 4 - 8 - 1991.

جناب منصور احمد چیمہ صاحب تسلیم۔

خیریت کا طالب خیریت سے ہے۔ احوال یہ کہ آپ میرا یہ خط پاکر اور پڑھ کر ضرور حیران ہوں گے کیونکہ اس کی تو آپ نے کبھی توقع ہی نہ کی ہوگی۔ جناب محترم آج مورخہ ۴ اگست کے اُردو روزنامہ ہندسماچار میں آپ کی "پاکستان عدلیہ ملا کے زیرِ اثر۔ احمدیہ ترجمان" کے عنوان سے تحریر پڑھی۔ جناب محترم معافی چاہوں گا کہ کسی بھی فرد کو کسی کے مذہبی معاملوں میں مداخلت ہرگز نہ کرنی چاہیئے۔ لیکن کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ نہ صرف کسی مخصوص معاشرے پر بلکہ ہر بنی نوع انسان پر اثر پذیر ہوتی ہیں۔ عرض کر دوں کہ میرے بہت سے مسلمان دوست ہیں جن میں قادیانی بھی شامل ہیں۔ پاکستان جو اگست ۱۹۴۷ء تک اِس دیش کا ہی حصہ تھا، آزادی کے بعد مسلم ممالک میں گنا جاتا ہے پاکستان میں ہر سماجک اور مذہبی معاملہ کو شریعت کی نظر سے ہی دیکھا جاتا ہے۔ چیمہ صاحب! بچپن میں ریلوے سٹیشنوں پر مَیں نے مسلم پانی اور ہندو پانی مٹی کے گھڑوں پر لکھا دیکھا اور پڑھا ہے۔ بچپن میں خود سے بڑوں سے یہ بھی سُنا تھا کہ جس طرح ہندوؤں کو صاف، اور پوتّر رہنے، کسی کا جُوٹھا نہ کھانے سے برکت نصیب ہوتی ہے اسی طرح مسلم معاشرہ میں ان باتوں سے کوئی پرہیز نہ کرنے اور بلا امتیاز ایک ہی تھالی میں کھانا کھانے سے برکت ملتی ہے۔ چیمہ صاحب! بچپن میں سنی سنائی ان باتوں کا اثر عرصۂ دراز تک قائم رہا۔ قادیانیوں کا لٹریچر پڑھنے کا موقع ملا۔ جس سے مَیں بہت متاثر ہُوا۔ پاکستان میں ربوہ شہر پاکستان میں قادیانیوں کا ایک طرح سے ہیڈکوارٹر ہی رہا۔ یہاں ہندوستان میں تو مذہبی اختلاف پیدا ہونا عام بات ہے۔ مگر اِس ناچیز کو اِس بات کی کبھی توقع ہی نہ تھی کہ پاکستان میں بھی مذہبی اختلاف رُونما ہوسکتے ہیں۔ اور وہ بھی مسلم معاشرہ میں۔ پاکستان میں قادیانیوں یعنی احمدیوں کے خلاف واویلا بہت سالوں سے چلا آرہا تھا جس کی انتہا بھٹو کے دورِ حکومت میں دُنیا کو دیکھنے کو ملی۔ اس واویلے اور ہلڑ بازی کو دیکھتے ہوئے جو کہ وہاں احمدیوں پر مسلسل ہو رہی تھی کچھ مذہبی ٹھیکیداروں اور کٹھ ملاؤں کے دباؤ میں آکر بھٹو حکومت کو قانون بنانے پر مجبور ہونا پڑا جس کی رُو سے پاکستان میں احمدیوں کو غیر مُسلم فرقہ قرار دے دیا گیا تھا۔ احمدیوں کو مسجدوں میں داخلے کی پابندی عائد کردی۔ ان کا وہاں سوشل بائیکاٹ کر دیا گیا۔ غرضیکہ تب سے لے کر آج تک جو ظلم و ستم اور دھکے شاہی احمدیوں پر ہو رہی ہے آپ بخوبی اس سے جانتے ہیں۔ چیمہ صاحب! مذہبی ٹھیکیداروں، جنونیوں اور کٹھ ملاؤں کی تو بات چھوڑیں وہاں خود کو بڑے دانشور کہلانے والے لوگ بھی اِس حد تک، احسان فراموش ہوگئے ہیں کہ جنون اور نفرت کے جذبات ان لوگوں پر اس قدر حاوی ہوگئے ہیں کہ وہ اُن احمدی بزرگوں اور مہان پُرشوں کا جو پاکستان کی ترقی اور دُنیا میں اس کے نام و ناموس پیدا کرنے میں خاص یوگ دان رہا ہے افسوس کہ ایسے مہان پُرشوں کی کارکردگی کو بھی اپنے نفرت آمیز جذبات میں بہہ کر فراموش کر دیا گیا ہے۔ جناب کو مَیں یہاں صرف ایک مثال ہی پیش کر دینا کافی سمجھتا ہوں۔ ایک قادیانی دانشور اور مہان پُرش ایک ایسی شخصیت بارے آپ ضرور جانتے ہوں گے جس نے یو۔ این۔ او میں مسئلہ کشمیر کے معاملہ میں ایک مثالی بحث کرکے نہ صرف اپنا نام ہی روشن کیا تھا بلکہ پاکستان کے قومی وقار کو چار چاند لگادیئے تھے۔ وہ روح شخصیت تھے سر ظفر اللہ خان صاحب جو قادیانیوں میں اہم اور خاص شخصیت کے مالک تھے اور پاکستان کے چوٹی کے سیاستدانوں اور دانشوروں میں جن کا شمار ہوتا تھا۔ اور یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے سر ظفر اللہ خان کا نام دونوں ممالک یعنی ہندوستان اور پاکستان کی تاریخوں میں سُنہری الفاظ میں لکھا جائے گا۔ شاید جناب کو معلوم ہی ہوگا کہ تقسیم ملک سے پہلے سر ظفر اللہ خان صاحب ہندوستان کی تمام ہائی کورٹوں کے واحد لاء ممبر ہوتے تھے جن کے تحت دیش کی تمام ہائی کورٹیں ہُوا کرتی تھیں۔ اُن ایّام کے ان کے کارنامے اگر تحریر کرنے لگوں تو کاغذ کے دفتر درکار ہوں گے۔ بلا امتیاز مذہب و ملت ان کے انصاف پسندانہ وچاروں کو اور اِس معاملہ میں ان کی عملی کارگزاریوں کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ چیمہ صاحب! میرے لکھنے کا مقصد یہ کہ اسلامی ملک اور شریعت کا پابند ہونے کا دعویٰ کرنے والا پاکستان کچھ جنونیوں اور کٹھ ملاؤں کے دباؤ میں آکر ایسا قانون نافذ کرسکتا ہے جو نہ صرف بھائی کو بھائی سے جدا کرتا ہو بلکہ ان کے درمیان کبھی نہ بجھنے والی نفرت کی آگ کو ہوا دیتا ہو۔ چیمہ صاحب! ہر آدمی کا اپنا عقیدہ ہوتا ہے جس میں اس کا مذہبی عقیدہ بھی شامل ہوتا ہے۔ آپ ہندوستان میں رہتے ہیں اور بخوبی جانتے ہیں کہ مذہبی عقیدوں کی بناء پر ہندوؤں اور سکھّوں میں کتنے ہی فرقے ہیں جن کے مذہبی عقیدوں اور عبادت کے طور طریقوں میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ آپ کو دیکھنے میں یہ لگے گا کہ سکھ بھائیوں کے مذہبی معاملہ اور طریقِ عبادت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ تمام سکھ فرقہ گورو گرنتھ صاحب کو اپنا گُورو مانتا ہے۔ اور کسی کو بھی گُورو نہیں مانتا۔ لیکن جب گہرائی میں جاکر دیکھا جائے تو آپ بلکہ ہر آدمی یہ جان کر حیران ہو جاتا ہے کہ ان کے بعض مذہبی عقیدوں، طریقِ عبادت اور دوسرے مذہبی معاملات میں زمین و آسمان کا فرق اور امتیاز ہے۔ مثلاً گُورو گوبند سنگھ اپنے تمام سکھّوں کو یہ حکم دے گئے تھے کہ "سب سکھّوں کو آدیش ہے کہ گُورو مانیو گرنتھ"۔ یعنی تمام سکھ فرقہ گُورو گرنتھ صاحب کو ہی اپنا گُورو سمجھ۔ مگر کون نہیں جانتا کہ آج بھی سکھّوں میں کتنے گُٹ ایسے ہیں جو کسی زندہ آدمی کو اپنا گُورو سمجھتے ہیں۔ ہزاروں سکھ رادھا سوامی ہیں جو گدی نشین مہاراج کو ہی اپنا سب کچھ سمجھتے ہیں۔ آج ہزاروں سکھ نرنکاری ہیں جو اپنے گدی نشین زندہ گُورو کی پرستش کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ سکھّوں میں اور بھی درجنوں گُٹ اور فرقے ہیں جو گُورو گوبند سنگھ جی کے فرمان کی بجائے اپنے گُٹوں اور فرقوں کے عقیدوں پر قائم ہیں۔

چیمہ صاحب! رہی بات ہندوؤں کی جس کے بارے لکھنا بیکار خیال کرتا ہُوں۔ کیونکہ مذہبی عقیدوں اور معاملوں میں کوئی دوسرا فرقہ ہندوؤں کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ لیکن اِس سب کے باوجود یہاں سب کو ہر طرح کی آزادی ہے۔ اور بغیر کسی خوف و خطر آدمی اپنے مذہبی عقیدے اور طریقِ عبادت اختیار کرنے کے لیئے ہر لحاظ سے آزاد ہے۔ آپ جی نے اپنی بالا تحریر میں بجا فرمایا ہے۔ پاکستان کا تو باوا آدم ہی نرالا ہے۔ چیمہ صاحب! مزید کچھ نہ لکھتے ہُوئے اب اجازت چاہتا ہُوں۔ خدا حافظ۔ سب کو دُعا سلام۔ بچّوں کو پیار۔ کوئی خدمت ہو ہمیشہ تابعدار ہُوں۔ اگر آپ اپنے اِس اَن دیکھے خیر اندیش کو لکھنا چاہیں تو ناچیز کے لئے یہ باعثِ مسرت بات ہوگی۔ پھر ہو سکتا ہے کہ مستقبل میں ہمارا یہ رابطہ قائم رہے۔ آمین۔

آپ کا مخلص:۔

ہری رام کلسی۔ کالکا

ولادت

مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۹۱ء کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور بزرگان کی دُعاؤں کے طفیل خاکسار کے بیٹے عزیزم ڈاکٹر عبد المومن ٹاک سلمہ اور عزیزہ ڈاکٹر گلشن سلمہا کو لندن میں پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ فالحمدُ للہ۔ پیارے آقا سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت "عبد الناصر" نام تجویز فرمایا ہے نومولود اور اُس کے والدین کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر۔ مقدرِ عالیہ میں فائز المرامی اور خادمِ دین و انسانیت بننے کے لیے احبابِ جماعت سے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار:۔ عبد السلام ٹاک۔ صدر جماعت احمدیہ سرینگر (کشمیر)

درخواستِ دُعا

مکرم کے یشمس الہُدیٰ صاحب کے دینی و دنیاوی ترقیات۔ جملہ پریشانیوں کے ازالہ۔ والدہ صاحبہ اور بہن بھائیوں کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر۔ تمام قرضوں سے سبکدوش ہونے اور احسن رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق پانے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ موصوف نے ۱۰۰/- روپے اعانتِ بدر اور ۱۰۰/- روپے درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہُ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

خاکسار:۔ کے عبد السلام معلم وقفِ جدید۔ کوڈالی (کیرلہ)

خطبہ جمعۃ المبارک

فتنہ خواہ تقویٰ کے بحران کا ہو یا عقل کے بحران کا ہو عملاً ایک ہی چیز بن جاتا ہے عقل حقیقت میں تقویٰ کا ہی دوسرا نام ہے

جو بھی فتنہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی طور پر قائم کردہ مقدس نظام پر حملہ آور ہو گا میں اسکا سر شدت سے کچلنے کی کوشش کروں گا

چندہ دینے والا ہمیشہ محض اللہ کی رضا کو پیش نظر رکھ کر چندہ دیتا ہے اس کے واہمہ میں بھی یہ بات نہیں گزرتی کہ بعد میں میری جماعت کو اس چندے میں کتنا حصہ ملے گا

جس نے اپنے چندے کو قربانی بنایا وہ تو اب خدا کی طرف سے واپس نہیں لوٹے گی تو اپنی جیبوں کو ٹٹولنے کی اس کے واسطے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے!!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۴؍اخاء (اکتوبر) ۱۳۷۰ ہش ۱۹۹۱ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد صاحب جاوید دفتر P.S. لندن کا مرتب کردہ حضور انور کا یہ غیر مطبوعہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے۔ ——— (قائمقام ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

میں کئی مرتبہ پہلے بھی جماعت کو توجہ دلا چکا ہوں کہ تقویٰ اور عقل کا آپس میں بہت ہی گہرا تعلق ہے۔ یہ درست ہے کہ اگر کسی انسان کو عقلی صلاحیتیں ہی عطا نہ ہوئی ہوں تو محض اس کا تقویٰ عقل کے سارے تقاضے پورے نہیں کر سکتا لیکن تقویٰ کے بغیر انسان بالکل اندھا ہو جاتا ہے اور بغیر نور کے عقل بھی کوئی کام نہیں کرتی لیکن عقل کی کمی کو بہت حد تک تقویٰ دور کر دیا کرتا ہے اور بڑی ٹھوکروں سے انسان کو بچا لیتا ہے۔ بعض فتنے ایسے ہیں یا ہو سکتے ہیں جن کے متعلق یہ کہنا مشکل ہوتا ہے کہ یہ فتنہ تقویٰ کی کمی سے پیدا ہوئے یا عقل کی کمی سے۔ دونوں صورتیں اپنے طور پر یکساں صادق آسکتی ہیں اور یہ مطالعہ بھی اس لحاظ سے بہت عبرت آموز ہے اور پُر حکمت ہے کہ انسان جب ایسے فتنوں کی کنہہ پر غور کرتا ہے ان کی عادات اور ان کے اسلوب پر غور کرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ بعینہٖ وہی باتیں کلیتہً عقل کی کمی سے بھی پیدا ہو سکتی ہیں اور تقویٰ کی کمی سے بھی پیدا ہو سکتی ہیں اور ایک ہی فتنے کو تقویٰ کے بحران کا فتنہ بھی قرار دیا جا سکتا ہے اور عقل کے بحران کا فتنہ بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس کی ایک تازہ مثال مالمو کے فتنے سے ہے جو کچھ عرصہ پہلے یعنی تقریباً گذشتہ دو سال سے وہاں نشوونما پاتا رہا ہے لیکن مقامی امیر نے بھی اور ملک کے امیر نے بھی اُسے میری نظروں سے اوجھل رکھا اور دونوں کا عذر یہ ہے کہ ہم سے بے وقوفی ہوئی ہے۔ اب میرا کام یہ تو نہیں کہ نیتوں کی کنہہ میں اتر کر ان کی جڑوں تک پہنچوں اور بتاؤں کہ بے وقوفی نہیں تھی۔ یہ تقویٰ کی بیماری ہے۔ کہیں نہ کہیں اس جڑ کو کوئی بیماری لگی ہوئی ہے جس کے نتیجہ میں تم سے ایسی ظالمانہ حرکت سرزد ہوئی لیکن اللہ بہتر جانتا ہے۔ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ عقل کی کمی کی وجہ سے بھی اگر ایک فتنہ پیدا ہوتا ہے تو جہاں تک مومن کا کام ہے فتنے سے جماعت کو بچانا اس کا فرض ہے اور اگر فتنہ عقل میں پیدا ہو چکا ہو اور یہ بھی احساس نہ رہا ہو کہ اس فتنے سے بچانا ہمارا فرض ہے تو وہاں جا کر عملی طور پر بحران کی شکل پیدا ہو جاتی ہے۔ اب میں نیتوں کا واقف نہیں ہوں لیکن

خدا تعالیٰ نے مجھ پر ذمہ داری ڈالی ہے

کہ جماعت کو ہر فتنے سے متنبہ بھی کروں اور اگر وہ پیدا ہو چکا ہو تو اس سے بچانے کی کوشش کروں۔ اس لئے مجھے اس سے بحث نہیں کہ وہ عقل کے بحران کا فتنہ ہے یا تقویٰ کے بحران کا فتنہ ہے۔ جو بھی فتنہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی طور پر قائم کردہ مقدس نظام پر حملہ آور ہو گا۔ میں اس سے قطع نظر کہ وہ کس بحران کا فتنہ ہے۔ اس کا سر شدت سے کچلنے کی کوشش کروں گا اور اس معاملہ میں ایک ذرہ بھی رحم میرے دل میں پیدا ہونا گناہ عظیم ہو گا کیونکہ انسانوں کی غلطیوں پر انسانوں پر رحم کیا جاتا ہے لیکن نظام جماعت کو فنا کرنے کی کوشش اور برباد کرنے کی کوشش خواہ وہ بے وقوفی سے سرزد ہوئی ہے یا کسی اور وجہ سے، اس کے متعلق اس کوشش کو کچلنے میں ہرگز رحم سے کام نہیں لیا جاتا نہ لیا جا سکتا ہے نہ خدا تعالیٰ اس کی اجازت دیتا ہے۔ میں نے ان لوگوں کو سمجھانے کی بہت کوشش کی اور جب پوری طرح اپنا سر کھپا بیٹھا اور پھر بھی ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگی سوائے ایک دو شخصوں کے۔ اور ان کو یہ ہی سمجھ نہیں آ رہی کہ ہم سے غلطی کیا ہوئی ہے۔ جب یہی نہ پتہ چلے کہ غلطی کیا ہوئی ہے تو اب اس کی یہی صورت ہے کہ ساری دنیا کی جماعت کے سامنے بتاؤں کہ یہ غلطی ہے۔ آئندہ کوئی بھی اپنی بے وقوفی یا کم عقلی کا عذر رکھ کر ایسی باتوں کا وہم بھی دماغ میں نہ لائے ورنہ نظام سلسلہ کو یہ باتیں نہ صرف آج تباہ کرنے والی ہوں گی بلکہ دور تک صدیوں تک اس کے بداثرات ایسے جراثیم کی طرح چمٹ جائیں گے کہ پھر جماعت کے مقدس مالی نظام کی صحت کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکے گی۔

ساری دنیا کی جماعتیں جانتی ہیں کہ چندہ دینے والا ہمیشہ محض اللہ کی رضا کو پیش نظر رکھ کر چندہ دیتا ہے۔ نہ اس کا کوئی ذاتی مفاد اس کے پیش نظر ہوتا ہے نہ اس جماعت کا مفاد اس کے پیش نظر ہوتا ہے جس جماعت کا وہ ممبر ہے۔ آج اس جماعت کا ممبر ہے کل کسی اور جماعت کا ہو جائے گا اور چندہ دیتے وقت اس کے واہمہ میں بھی یہ بات نہیں گزرتی کہ جو چندہ میں اس جماعت کے فرد کے طور پر دے رہا ہوں اور میں میری جماعت کو اس چندے میں سے کتنا حصہ ملے گا اور کتنے فوائد اس کو پہنچیں گے۔ یہ عالمی نظام یعنی جماعت احمدیہ کا مقدس مالی نظام جو خالصۃً للہ ہے اور جب تک خالصۃً للہ رہے گا محفوظ رہے گا۔ ۱۰۰ سال تک بھی چل چکا ہے اور آج تک میرے علم میں کسی طرف سے ایسی آواز پہلے نہیں آئی تھی کہ جماعت کراچی اتنا چندہ ادا کرتی ہے اس لئے جماعت ربوہ کے اوپر اتنا خرچ نہ کیا جائے بلکہ اتنا جماعت کراچی پر خرچ ہونا چاہئے۔ جماعت لاہور اتنا ادا کرتی ہے۔ پنڈی بھٹیاں اتنا ادا کرتی ہے۔ پنڈی بھٹیاں کو کیوں ایک مبلغ دے دیا گیا اس کی تو آمد اتنی ہے کہ چند دن کی تنخواہ کی بھی متحمل نہیں ہو سکتی فلاں ضلع میں کیوں اتنا خرچ کر دیا گیا۔ فلاں کام پر اتنا خرچ کیوں کر دیا گیا۔ ایسے شیطانی وساوس آج تک میرے علم میں نہیں آئے۔ حالانکہ وقف جدید کا بھی مجھے وسیع تجربہ ہے۔ دوسرے سلسلہ کے کاموں میں بھی ہر قسم کی ادنیٰ خدمات پر میں مامور رہا ہوں اور کبھی آج تک یہ واقعہ میرے علم میں نہیں آیا کہ یہ فتنے اٹھائے گئے ہوں کہ فلاں علاقہ کی آمد اتنی ہے۔ فلاں شہر کی آمد اتنی ہے۔ اس لئے اس پر ایسا خرچ کیا جائے ہاں نظام جماعت نے از خود بعض معمولی روزمرہ کے اخراجات کے لئے حصے مقرر

زمہ رکھتے ہیں اور مجلس شوریٰ نے ان کی تعیین کردی ہے کہ اگر ایک جماعت اتنی رقم ادا کر رہی ہے تو اس کے روزمرہ کے شہری اخراجات یا دیگر باقی اخراجات چلانے کے لئے اتنا خرچ اس کو مل جانا چاہیئے۔ اسے مرکزی گرانٹ کہا جاتا ہے۔ باقی سب کے متعلق جماعت کی مجلس شوریٰ غور کرتی ہے اور قطع نظر اس سے کہ پیسہ کہاں سے آیا تھا اس بات پر غور کرتی ہے کہ کہاں خرچ ہونا چاہیئے۔ اور

سلسلے کے اعلیٰ مفادات کا تقاضا کیا ہے

کہ اسے کیسے خرچ کیا جائے اور یہ بحث کبھی نہیں اٹھائی گئی کہ فلاں جماعت کے بجٹ کے لئے چونکہ اس کے چندے زیادہ ہیں اس لئے ان کو سپیشل نمائندگی اس غرض سے دی جائے کہ وہ یہ دیکھیں کہ ان کے مفادات کی حفاظت ہو رہی ہے کہ نہیں۔ اس قسم کی باتیں پہلی دفعہ جب میں یورپ کے دورے سے واپس آیا ہوں تو مجھے ایک رات اس طرح ملیں جیسے دل پر بجلی گرتی ہو اور تعجب اس لئے تھا کہ اس سے پہلے میں فتنوں کے خلاف ہی خطبات دے رہا تھا۔ جرمنی میں خطبہ دیا۔ اس سے پہلے ہالینڈ میں دیا تھا۔ یہاں دیا تھا بعد میں ناروے سے خطبہ دیا اور ان میں سے بہت سے لوگ جو اس فتنے میں ملوث ہیں وہ ساتھ ساتھ پھر رہے تھے اور بڑے اخلاص کا اظہار ہو رہا تھا کہ اب ہمیں خوب باتیں سمجھ آرہی ہیں لیکن تقویٰ کا بحران کہہ دیں یا عقل کا، یہ ایسا خطرناک بحران تھا کہ ادھر میں یہاں واپس پہنچا ہوں اور ادھر امیر صاحب سویڈن کی طرف سے مجھے یہ فیکس ملی ہے کہ آپ کے جانے کے فوراً بعد امیر صاحب مالمو نے مجلس عاملہ کی ایک میٹنگ بلائی۔ اس میں جو باتیں پیش ہوئی ہیں وہ کچھ اس قسم کی ہیں۔

جماعت سویڈن کا بجٹ ۴ لاکھ کے قریب ہے جبکہ مالمو کی جماعت کو مبلغ مالمو کے اخراجات شامل کر کے بھی ایک لاکھ سے کم رقم ملتی ہے۔ مالمو کی جماعت کی ضروریات کا بالکل خیال نہیں رکھا جاتا۔ ان کا ایک مطالبہ تو یہ ہے کہ سال کے شروع میں بجٹ کا سارا حصہ مالمو منتقل کر دیا جائے۔ فنانس کمیٹی میں مالمو کی متناسب نمائندگی ہو نیشنل مجلس عاملہ میں مالمو کی مناسب نمائندگی ہو۔ جب اس قسم کی باتیں ملیں تو میں نے فوری طور پر پتہ کروایا کہ یہ کیا تماشہ ہو رہا ہے۔ اور بہت سی ایسی باتیں تھیں جو میں آگے بیان کروں گا جن سے پتہ چلتا تھا کہ کسی مقام کی مجلس عاملہ کا ان باتوں سے تعلق ہی کوئی نہیں۔ اور پھر جب اس کے متعلق جواب طلبی کی گئی کہ تم مقامی امیر ہو۔ یہ کیسی لغو باتیں تمہارے زیر صدارت ہو رہی ہیں۔ کیوں تم نے فوری طور پر ان کو نہیں کہا کہ ایسی بیہودہ باتیں میں نہیں ہونے دوں گا۔ اور مجلس عاملہ کو برخاست کرتا ہوں اور وہ رپورٹ آگے کیوں نہیں بھجوائی تو جواب یہ ملا کہ یہ تو ان کی بڑی پرانی عادت ہے۔ میں تو ان کو روکتا رہتا ہوں اور یہ مانتے ہی نہیں۔ جب یہ بات سنی تو میں تو اور حیران رہ گیا کہ یہ کیا قصہ ہو رہا ہے؟ جب امیر سویڈن کی جواب طلبی کی گئی تو انہوں نے بیہودہ فہرستیں بھجوانی شروع کیں کہ فلاں مجلس عاملہ میں یہ بات ہوئی تھی فلاں میں یہ بات ہوئی تھی۔ فلاں میں یہ بات ہوئی تھی اور ان کے اوپر دونوں بیٹھے ہوئے ہیں کسی نے مجھے اطلاع نہیں دی کہ یہ فتنے پیدا ہو رہے ہیں جو جماعت کے عالمی نظام کے تقدس کے خلاف ہیں، اس مقدس پانی کو گدلا کرنے والے ہیں۔ اگر ایک جگہ، ایک ملک میں کسی ایک شہر میں نعوذ باللہ جماعت کی روایات کو ایسے گدلا کرنے کی کوشش کی گئی تو پھر جماعت کے مقدس نظام کی حفاظت کی کبھی کوئی ضمانت نہیں رہے گی اور اس کی سنجیدگی کچھ بھی نہیں آرہی کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔

اب میں آپ کے سامنے متفرق امور جو بعد میں اکٹھے کئے گئے ہیں۔ لمبی چھان بین اور تجسس کے بعد کہ یہ کبھی بتاؤ وہ بھی بتاؤ تقریباً دو ہفتے کی محنت کے بعد ان کے مطالبات کا آخری خلاصہ یہ نکلتا ہے

- ایک یا دو نمائندے نیشنل عاملہ میں ہوں جو نیشنل مجلس عاملہ کے اجلاس میں شرکت کر کے مالمو کی ترقیات اور مالی امور پر بحث کر سکیں۔
- مجلس عاملہ مالمو نے نیشنل مجلس عاملہ کی تشکیل پر بحث ہوئی۔ تمام اراکین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ آئندہ جماعت سویڈن کی مجلس عاملہ تشکیل دی جائے۔

یعنی مجلس عاملہ موجود ہے۔ وہ ان کے نزدیک مجلس عاملہ ہی نہیں ہے کیونکہ جس طرح یہ چاہتے ہیں اس طرح تشکیل نہیں ہوئی۔ کہتے ہیں آئندہ نیشنل مجلس عاملہ تشکیل دی جائے جس میں تعداد کے اعتبار سے نمائندگی ہو تاکہ گوٹن برگ اور مالمو کی برابر نمائندگی ہو سکے گویا دنیا کے ہر ملک میں یہ فتنہ کھل جائے کہ ہر مرکز میں مجلس عاملہ جس کا تقرر مجلس شوریٰ کی سفارش پر خلیفہ وقت کی منظوری سے ہوتا ہے اس میں ایک نئی بحث یہ اٹھے کہ فلاں فلاں

رجن کے اتنے آدمی ہوں۔ فلاں فلاں رجن کے اتنے آدمی ہوں اور بعض ملک اتنے بڑے بڑے ہیں جن کے اوپر یہ اصول عملاً اطلاق پا ہی نہیں سکتا یعنی امریکہ میں لاس انجلیز اور سان فرانسسکو اور ڈیٹرائیٹ وغیرہ سب کی مجلس عاملہ مرکزیہ میں متناسب نمائندگی رکھی جائے تو نہ وہ مجلس عاملہ کبھی اکٹھی ہو نہ کبھی جماعت کے مسائل حل ہو سکیں اور یہ صرف اتنی بات نہیں ہے ان لوگوں کی عقل میں یہ بات نہیں پڑ رہی کہ

یہ مذہبی جماعت ہے کوئی سیاسی جماعت نہیں ہے

کوئی علاقائی جماعت نہیں ہے کہ جہاں سندھ اور پنجاب کے سوال اٹھ کھڑے ہوں۔ یہ ایسا خوفناک فتنہ نظام جماعت میں داخل کرنے والی بات ہے جو صرف مالی نظام کو نہیں بلکہ جماعت کے تمام روزمرہ کے کام کے ڈھانچے کو تباہ کرنے والا ہے۔ یہاں تو تقویٰ پر بجٹ چلتی ہے جتنے بجٹ بنتے ہیں اس میں کبھی کسی نے اس نیت سے نہیں سوچا کہ میں کہاں سے آیا ہوں۔ مجلس شوریٰ کے سب ممبر ہوتے ہیں۔ جہاں جہاں مشن ہیں وہاں ان کو موقعہ دیا جاتا ہے کہ وہاں، وہ ابتدائی بجٹ تجویز کریں اور اسی طرح مالمو کے بجٹ بھی بنتے تھے۔ وہ تجویز مجلس شوریٰ میں پیش ہوتی ہے۔ مجلس شوریٰ غور کے بعد سفارشات کرتی ہے نہ کہ فیصلے۔ ان سفارشات پر مرکز میں غور ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد وہ ساری سفارشات میرے سامنے پیش کی جاتی ہیں ان کی گہری چھان بین کرتا ہوں۔ کہیں کسی سے کوئی زیادتی نہ ہو گئی ہو یا ستم نہ رہ گیا ہو اور قطع نظر اس کے کہ کس نے کیا دیا ہے ہمیشہ اس بات پر فیصلہ ہوتا ہے کہ کس کو کیا ضرورت ہے اور جماعت کا روپیہ سلسلے کی ضروریات کے لئے کس طرح بہترین رنگ میں خرچ ہو سکتا ہے۔ اس رنگ میں یہ فیصلے ہو رہے ہوتے ہیں اور اس سارے نظام کو درہم برہم کرنے کے لئے دو سال سے مسلسل سازشیں چل رہی ہیں اور اس کی مجھے اطلاع ہی کوئی نہیں دی جا رہی۔

- برابر نمائندگی کا حق یعنی علاقائی نمائندگی برابر ملے۔
- پھر مالمو مشن کے متعلق بحث ہوئی کہ اس مشن پہ جتنا خرچ ہونا چاہیئے اتنا خرچ نہیں ہو رہا۔ یہاں تک کہ بالآخر مجلس عاملہ مالمو نے یہ ریزولیوشن پاس کیا کہ جماعت مالمو نے کوئی رقم مالمو مشن کے لئے جمع کی تھی وہ مالمو کو واپس ملنی چاہیئے۔

باقی امور کی طرف آنے سے پہلے میں اس کا قصہ تو چکا دوں۔ مالمو مشن جب خریدا گیا ہے تو مالمو کی جماعت نے ایک لاکھ ۶ ہزار ۰ ۸۵ کرونر چندہ پیش کیا تھا۔ نام بنام سب کی فہرست میں نے منگوالی ہے اور دیکھ لیا ہے۔ بعض ان میں سے ایسے ہیں جن کے متعلق ابھی بھی میرا دل یقین نہیں کر سکتا کہ تقویٰ کی کوئی بھی کمی ہوگی کیونکہ دیر سے میں جانتا ہوں لیکن عقل کی کمی کے متعلق کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ اگر عقل کی اتنی کمی ہو جائے کہ عملاً نتیجہ تقویٰ کی کمی پر منتج ہو تو ان بالکل بے اختیار ہو جاتا ہے اور ایسے شخص کو بھی لازماً زیر تعزیر لانا پڑتا ہے۔ ۳ لاکھ ۶۵ ہزار میں یہ مشن خریدا گیا تھا جس کے اوپر مرمتوں وغیرہ پر مزید اخراجات بھی ہوتے رہے۔ اس میں سے ایک لاکھ ۶ ہزار ۰ ۸۵ اس جماعت کے افراد نے دیا تھا اور آج اتنے سال کے بعد یہ مطالبہ ہے کہ جو ہم نے اس مشن میں چندہ دیا تھا ہمیں واپس کیا جائے۔

میں نے تمام دستور سے ہٹ کر یہ فیصلہ کیا ہے

کہ اس کی ایک ایک پائی ہر اس شخص کو واپس کی جائے جس نے یہ چندہ دیا تھا اور یہ فیصلہ کہ آئندہ کبھی ان لوگوں سے چندہ وصول کرنا ہے کہ نہیں، یہ بعد میں کیا جائیگا۔ مشن جاری رہے نہ رہے اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں لیکن اس مشن میں کوئی ایک آنہ بھی داخل نہیں ہوگا جس کے متعلق خدا کے حضور پیش کرنے کا ادعا کرکے بعد میں کوئی مطالبہ کرے کہ یہ ہمیں واپس کیا جائے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے تو اپنے غلاموں کی ایسی پاکیزہ تربیت فرمائی ہے کہ یہاں تک فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو تحفہ دے دے اور پھر اس سے واپس مانگے تو یہ ایسی ہی بات ہے جیسے قے الٹ کر پھر اسے خود نگل جائے اور چاٹ جائے یہ مثال بہت ہی عظیم مثال ہے کیونکہ عقل سے عاری جانور جن کو پتہ نہیں کہ وہ کیا کرتے ہیں، وہ بعض دفعہ ایسا کیا کرتے ہیں۔ گندی غلیظ قے کی ہے اور پھر اس کے بعد اس کو چاٹ گئے۔ اب تحفے سے ایسا سلوک کرنا کہ گویا وہ واپس لیا جا سکتا ہے اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ پاک تھا ہی نہیں۔ یہ وہ مصلحت ہے جو میں آپ کو سمجھانی چاہتا ہوں۔ جب میں نے کہا: یہ گندہ پیسہ اس میں نہیں آئیگا تو کوئی غصے کا فتویٰ نہیں ہے بلکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جو تمام حکمتوں کا سرچشمہ تھے ان کی ایک بہت ہی عظیم گہری نصیحت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ بات کہہ رہا ہوں۔ جب آپ نے ایک عام انسان کے متعلق یہ فرمایا کہ جب تم اسکو تحفہ

دیتے ہو اور پھر واپس لینے کا سوچتے ہو تو ایسی ہی بات ہے جیسے قے کر کے اسے واپس لو تو وہ تحفہ تحفہ تھا ہی نہیں وہ ایک گندگی تھی جو کسی کی طرف بھیجی گئی تھی اور تم نے عملاً اس گندگی کو خود چاٹ لیا تو اگر انسانوں سے معاملات میں ایسی اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دی گئی ہے تو خدا کے معاملے میں تو بے انتہا احتیاط کی ضرورت ہے۔ تبھی خدا تعالیٰ بار بار فرماتا ہے کہ تمہارے تحفوں میں سے کچھ بھی خدا کو نہیں پہنچتا۔ پاک اور پُرخلوص نیتیں، طیّبات پہنچتے ہیں جن کا تقویٰ کے اعلیٰ مضامین سے تعلق ہے۔ دل کی خاص کیفیات سے تعلق ہے جو تقویٰ کے نتیجہ میں لہر در لہر پیدا ہوتی ہیں اور مالی قربانی میں تبدیل ہوتی رہتی ہیں، وہ چیزیں ہیں جو خدا کو پہنچتی ہیں تو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ایک چیز کو قے قرار دے دیں تو میں کون ہوں کہ اُسے مقدس مال سمجھ کے سلسلے کے مال میں شامل رکھوں۔ اس لئے یہ قے جو ہے یہ تو واپس ہوگی اور میں نے اعلان کر دیا ہے کہ اس معاملہ میں کوئی عذر نہیں سنا جائے گا۔ یہ روپیہ ان کو واپس کیا جائیگا مشن جماعت کا ہے اس سے یہ لوگ استفادہ بہرحال کریں گے جب تک وہ مشن قائم رہے گا۔

• آگے ایک مطالبہ ہے، سابقہ سالوں میں مالمو کے لئے جو بجٹ ہوتا تھا وہ چونکہ مالمو کو نہیں دیا گیا وہ اب واپس مالمو کو ملنا چاہیئے۔

اب وہ کونسا بجٹ ہوتا تھا جو مالمو کو نہیں دیا گیا۔ یہ ایک ایسی فرضی بات ہے جس کا کوئی وجود ہی نہیں۔ یہ فتنہ دو سال سے شروع ہوا ہے جب سے ایک خاص انسان وہاں امیر کے طور پر مقرر ہوا ہے۔ اس سے پہلے کبھی یہ آواز نہیں اٹھی تھی لیکن آگے جا کر میں اس معاملے پر مزید روشنی ڈالوں گا۔ سوال صرف یہ ہے کہ وہ کونسا بجٹ تھا؟ واقعۃً جب میں نے تحقیق کرائی تو جتنے اخراجات مالمو کے اٹھتے آئے ہیں وہ ہیڈ کوارٹر یعنی گوٹن برگ میں جو مرکز قائم ہے اسکی طرف سے ادا ہوتے رہے ہیں کبھی کوئی شکایت نہیں ہوئی کہ انہوں نے کوئی جائز خرچ کیا ہو، بجٹ کے اندر خرچ کیا ہو جو ان کو ادا نہ کیا گیا ہو اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ اپنی مالی قربانی میں باقیوں سے بہت بڑھ کر ہیں اور ان پر کم خرچ ہو رہا ہے اس کے متعلق میں آگے جا کر بات کرتا ہوں۔

• پھر یہ ہے باقی میں یہاں تک آگے بڑھتے ہیں کہ وہ ذیلی تنظیمیں جن کا مجلس عاملہ مالمو سے کیا مجلس عاملہ سویڈن سے بھی کوئی تعلق نہیں۔ خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور انصار اللہ کی مجالس، اپنے الگ بجٹ بناتی ہیں ان کی الگ مجالس شوریٰ ہوتی ہے

ان کے معاملات نیشنل مجلس عاملہ میں زیر بحث آ ہی نہیں سکتے

اگر کوئی شکایت پیدا ہوتی ہے تو امیر کے تابع ہیں۔ امیر کا کام ہے کہ مجھے بتلائے کیا خطرناک باتیں ہو رہی ہیں اور خدا کے فضل سے کیا نہیں ہو رہا۔ اور بالعموم جہاں تک میرا علم ہے خدا کے فضل سے دُنیا بھر میں بڑی عمدگی کے ساتھ یہ نظام جاری ہے۔ جب یہ بات آگے بڑھنی شروع ہو جائے تو پھر منہ کھلتے چلے جاتے ہیں

• ۹۱/۹۰ کے اجلاس میں ایک فیصلہ یہ بھی تھا کہ ذیلی تنظیموں کے چندہ کا کل حصہ ان کو ملنا چاہیئے۔

اب مجلس عاملہ مالمو سے اس کا کیا تعلق ہے پھر ان کو اور اعتراض نہیں سوجھے تو پھر یہ اعتراض بنایا گیا کہ

• میں جب دورے پر گیا ہوں تو میں نے ان کے ساتھ مل کر اجتماعی کھانا نہیں کھایا اور اس پر حملے کا نشانہ امیر ملک کو بنا دیا گیا۔ اور یہ بحث مجلس عاملہ میں ہوئی کہ گویا میں تو تیار بیٹھا تھا۔ امیر ملک نے عمداً اس رنگ میں غلط طور پر ان کی درخواست پیش کی کہ میں اس کو رد کرنے پر مجبور ہو گیا یعنی دماغ کا ایسا TWIST ہے، ایسا ٹیڑھا پن ہے کہ آدمی کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ نہ امیر سے پوچھا کہ آپ نے کیا پیش کیا تھا کیوں رد ہوا۔ نہ مجھ سے پوچھا میں وہاں گیا ہوں اور بات نہیں کی اور جب سب واقعات گزر گئے تو وہاں آخری مجلس عاملہ میں یہ بحث اٹھا دی کہ دیکھو امیر تمہارا ایسا دشمن ہے کہ وہاں تو دعوت ہوئی لیکن یہاں نہیں ہوئی۔

واقعہ یہ ہے کہ جب امیر صاحب نے مجھ سے درخواست کی دونوں جگہ کے لئے، مالمو اور گوٹن برگ کے لئے تو میں نے ان کو بتایا کہ آپ کچھ عقل سے کام لیں۔ میرا دورا اتنا مصروف ہے کہ صبح سے رات تک میں چکر میں ہوں اور چند منٹ نہیں نکلتے سکون سے الگ بیٹھنے کے۔ آپ کے ساتھ جماعتی خدمت کے جتنے کام ہیں میں حاضر ہوں۔ سوال جواب میں مجھے بٹھائیں۔ ملاقاتیں کروائیں۔ سب کچھ کے لئے حاضر ہوں۔ لیکن چند منٹ گھر میں الگ بیٹھنے دیں تاکہ تھوڑا سا سکون ملے دوسرے دن پھر صبح صبح سفر کرنا ہے تو اس پر انہوں نے بات تسلیم کر لی اور اسی وجہ سے میں نے معذرت کی جب میں مالمو پہنچا ہوں تو صبح ۹ بجے سے سفر شروع کیا ہوا ۱۲ بجے ہم وہاں پہنچے ہیں اور چونکہ ایسی غلط فہمی ہو گئی تھی کہ ہمیں مشن کا کوئی پتہ نہیں لگ رہا تھا کہ کدھر ہے اور اس طرح ہمیں دیر ہو گئی۔ جاتے ہی بغیر کسی اور آرام یا وقت کے ضیاع کے نماز کے لئے واپس آیا ہوں۔ نماز کے معاً بعد ان سے ملاقاتیں کی ہیں جتنی ملاقاتیں انہوں نے رکھی تھیں سوائے ایک کہ جس سے میں جماعتی طور پر ناراض تھا اور ملنا نہیں چاہتا تھا۔ باقی سب سے ملاقات کی۔ پھر مجلس سوال و جواب کیلئے نیچے آیا۔ پھر خواتین کو ان کی مجلس سوال و جواب کا الگ وقت دیا اور جب تک یہ سارا سلسلہ ختم نہیں ہو گیا اسی وقت تک میں اُن کے ساتھ بیٹھا پھر نمازیں پڑھیں، اور پھر میں اوپر آیا ہوں۔ اس پر یہ اعتراض کہ مل کر کھانا نہیں کھایا اور اس کے لئے مجھے تو براہ راست کوس نہیں سکتے تھے امیر کو فتنے کا بہانہ بنا لیا کہ امیر نے ایسا کیا ہوگا اور نہ وہاں مجھ سے پوچھا نہ بعد میں امیر سے پوچھا۔ یہ ٹیڑھی سوچ ایک دن کی سوچ نہیں ہے یہ لمبے عرصے سے پلتی چلی آ رہی ہے۔ جب میں نے تحقیق کی اور پوری طرح چھان بین کی تو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ ایک تو حد سے زیادہ دونوں اشخاص کی عقل کا بحران ہے۔ اگر اور کچھ نہیں کہ ان فتنوں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور مطلع نہیں کر رہے۔ پتہ ہے کہ جماعت کے عالمی نظام کے تقدس کے خلاف باتیں ہیں۔ سلسلے کی ساری مالی روایات میں کبھی ایسی فتنے نہیں ہوئے نہ کبھی مجالس عاملہ کو اس رنگ میں تشکیل دیا گیا ہے کہ کس ریجن کی کتنی نمائندگی ہوتی ہے۔ لیکن بڑے آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں کہ کوئی واقعہ ہی نہیں ہوا۔ جب پوچھا گیا کہ کیوں جناب! آپ جو مقامی امیر صاحب ہیں آپ کی آنکھوں کے نیچے یہ باتیں ہو رہی ہیں آپ کس غرض کی دوا تھے تو جواب دیا گیا کہ میں تو اس معاملہ کو آگے امیر صاحب کے سپرد کر دیا کرتا تھا اور کہتا تھا آپ جانیں اور یہ لوگ جانیں۔ آئیں اور ان کو سمجھائیں۔ حیرت انگیز بات ہے۔ یہ تو بالکل ویسی بات لگتی ہے جیسے بعض دفعہ سیاسی طور پر بعض صوبوں کے وزراء اعلیٰ مرکز سے صوبے کو ٹکرانے کی خاطر اُن کی تائید میں باتیں کرتے ہیں۔ ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ فتنے پیدا ہو جاتے ہیں، اور بعد میں وہ مرکز سے کہتے ہیں کہ او جی! ان سے نپٹو۔ یہ ان کے جائز اعتراضات ہیں یا شکایات ہیں ان کو آکر سمجھاؤ ہم تو بیچ میں ایک طرف بیٹھے ہیں۔ ایک طرف بیٹھنے کا مطلب کیا ہے۔ جس شخص کی جماعت میں لمبی تربیت ہوئی ہو، جس کو نظام جماعت کا بھی تجربہ ہو، لمبا عرصہ سلسلہ نے اس پر محنت کی ہو اس کو اتنا نہیں پتا کہ جماعت کا مالی نظام ہے کیا اور جماعت کا مجلس شوریٰ کا کیا نظام ہے۔ اور جماعت کا تنظیمی ڈھانچہ کیا ہے۔ کس طرح یہ باتیں چلتی ہیں اور

لاعلمی کا عذر تو قابل قبول ہے ہی نہیں

کیونکہ اتنی بار خطبات میں میں ان باتوں پر روشنی ڈال چکا ہوں کہ لاعلمی سے مراد سوائے اس کے کہ جہالت ہو اور کچھ نہیں کہا جا سکتا اور جہالت کا معنی کیا ہے وہ میں آگے جا کر مزید آپ کے سامنے کھولتا ہوں۔ ان معاملات میں لاعلمی کا کوئی عذر قابل قبول نہیں ہو سکتا کیونکہ جس چیز سے کھیلا جا رہا ہے اسکی حرمت میرے نزدیک بہت بڑی ہے اور میں ہرگز برداشت نہیں کر سکتا کہ جماعت کے مقدس عالمی نظام کو کسی طرح بھی آنچ پہنچنے دوں۔ عالمی نظام خواہ مالی ہو یا انتظامی ہو۔ دونوں جگہ مقدس ہے اور کسی جماعت کو یہ اجازت نہیں دی جائیگی کہ وہ ان معاملوں میں فتنے برپا کرے۔

اب صورت حال یہ بنتی تھی کہ مالمو کے متعلق دو سال سے ایک کیس ہو رہا ہے اور یہ اثر ڈالا کہ ساری جماعت اس میں شامل ہے۔ ساری مجلس عاملہ شامل ہے کیونکہ ان کی تائید کی ہوائیں ہیں۔ آواز یہ اُٹھ رہی ہے کہ آپ کی خاطر آپ کے حقوق کی خاطر یہ باتیں ہو رہی ہیں اور مجھ سے اس بات کو مخفی رکھا جا رہا ہے حالانکہ یہ بار بار جانتے ہیں اور بار بار میں بتا چکا ہوں کہ اگر کسی جگہ کسی احمدی کے دل میں خواہ وہ مجلس عاملہ کا ممبر ہے یا نہیں، عہدیدار ہے یا نہیں، سلسلے کے مالی نظام یا کسی اور معاملہ میں کوئی شکایت ہو تو اُس کا حق ہے۔ اور بعض جگہ فرض بن جاتا ہے کہ وہ بلا تاخیر مجھے اس کی اطلاع کرے لیکن طریقِ کار یہ ہے کہ دستور کے مطابق جو چینل بنی ہوئی ہے جو رستہ بنا ہوا ہے وہ اس کو اختیار کرے۔ مثلاً اگر مقامی امیر کے خلاف شکایت ہے تو مقامی امیر کی وساطت سے اطلاع آنی چاہیئے۔ اور اگر کسی عہدیدار کے خلاف شکایت ہے تو اُسکی وساطت سے آنی چاہیئے اگر مرکزی امیر سے شکایت ہو تو اسکی وساطت سے آنی چاہیئے لیکن ساتھ ہی بار بار میں یہ بات کھول چکا ہوں کہ اگر

آپ کو یہ گھبراہٹ ہو، یہ وہم ہو کہ آپ کی شکایت پر کوئی بیٹھ رہے گا تو اس کی نقل براہ راست مجھے بھجوا دیجئے۔ نقل بھجوانے میں کوئی حرج نہیں۔ پھر میں دیکھوں گا کہ کس حد تک زیادتی ہوئی ہے یا نہیں ہوئی اور جماعت کا جو عالمی نظام ہے یہ تو ایسا ٹھوس اور مضبوط اور سقم سے پاک نظام ہے کہ کبھی کسی افریقن ایشیائی ملک میں ایسا فتنہ نہیں پیدا ہوا۔ یورپ میں اس ملک کے سوا کہیں یہ فتنہ پیدا نہیں ہوا۔ جماعت جرمنی بھی ہے۔ بہت بڑے بجٹ ہیں۔ ان کا بجٹ تو اس کا بیسواں حصہ بھی نہیں، جتنا بلکہ اس سے بھی بہت کم ہوگا لیکن بڑی بڑی جماعتیں مختلف جگہ اکٹھے گچھوں کی صورت میں موجود ہیں۔ فرینکفرٹ میں مرکز ہے اور ہمبرگ میں جماعتوں کا ایک بہت بڑا مجموعہ ہے جس طرح ستاروں کا جھرمٹ ہوتا ہے۔ اسی طرح وہاں اکٹھی ہوئی ہوئی جماعتیں ہیں۔ اسی طرح ساؤتھ میں ہائیڈل برگ اور اس سے نیچے نیورنبرگ کی طرف یہاں بھی کئی جگہ جماعتوں کے گچھے ہیں کبھی کسی فرد جماعت نے یا جماعت نے یہ نہیں کہا کہ جی! فرینکفرٹ پر خرچ ہو رہا ہے اور ہماری متناسب نمائندگی ہونی چاہیئے اور ہمیں اس کے حقوق ملنے چاہئیں۔

ایک اور فرق جو جرمنی کی جماعت اور اس جماعت میں ہے وہ یہ ہے کہ جب میں نے جرمنی کی جماعت کے ساتھ ناراضگی کا اظہار کیا تو ساری جماعت نے بلا استثناء خود بات کو سمجھا اور ایک زبان ہو کر ان باتوں سے نہ صرف بیزاری کا اظہار کیا بلکہ کامل طور پر آئندہ اپنے خلوص، اپنی وفا اور اطاعت سے اپنی وابستگی کے متعلق مجھے یقین دلائے۔ یہاں تک کہ جن باپوں کے متعلق شکایت تھی ان کے بیٹے گھروں کو لوٹے تو انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے باپ ہیں لیکن جو خلیفہ وقت کہہ رہا ہے وہ بالکل سچی بات ہے۔ آپ کا قصور ہے۔ بیویوں نے خاوندوں پر یہ بات واضح کر دی کہ آپ کے حقوق اپنی جگہ لیکن جہاں تک نظام جماعت کا تعلق ہے آپ کی غلطی ہے تو آپ اس کو بھگتیں گے اور اس معاملے میں ہمیں اپنے ساتھ نہیں پائیں گے۔ ۱۵، ۲۰ ہزار کی جماعت ہے ایک واقعہ بھی نہیں ہوا کہ جس میں ادنیٰ سی بھی کجی پائی گئی ہو اور جب لوگ کہتے ہیں کہ تم جرمنی کی جماعت کی محبت کی باتیں کرتے ہیں تو کیوں نہ کروں۔

جو مسیح موعودؑ کی جماعت سے محبت رکھتا ہے میں اُس سے محبت کروں گا

یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ جو اسلام اور مسیح موعودؑ کی مقدس جماعت سے پیار کرنے والا ہو میرے دل میں اس کی قدر نہ ہو لیکن اس جماعت کی بدنصیبی کہ ۱۵ دن سے سمجھا رہا ہوں اور بار بار یہ اصرار ہے کہ ہم سے تو کچھ بھی نہیں ہوا۔ آپ کیا کہتے ہیں بغاوت؟ بغاوت! کیسی بغاوت؟ اور حلفاً بیان آ رہے ہیں امیر صاحب کے کہ میں حلفاً گواہی دیتا ہوں کہ آج تک مجلس عاملہ نے کبھی کوئی نظام سلسلہ کے خلاف باغیانہ بات نہیں کی، اور آج ہر مجلس کے الگ الگ خط آ رہے ہیں کہ ہم حلفاً اقرار کرتے ہیں کہ ہم سے باغیانہ باتیں ہوئیں۔ جب سزا کا آخری قدم اٹھایا ہے تب ان کو ہوش آئی ہے۔ تب ان کو سمجھ آنی شروع ہوئی ہے عجیب دماغی حالت ہے۔ پس فتنہ خواہ تقویٰ کے بحران کا ہو یا عقل کے بحران کا ہو عملاً ایک ہی چیز بن جاتا ہے۔ اسی لئے میں ہمیشہ زور دیا کرتا ہوں کہ عقل حقیقت میں تقویٰ کا دوسرا نام ہے، سوائے اس کے کہ کسی کو ذہنی صلاحیتیں عطا نہ ہوئی ہوں، وہ الگ مسئلہ ہے لیکن اس کی تفصیل میں میں اس وقت نہیں جانا چاہتا۔ میرے ذہن پر یہ بات خوب روشن ہے کہ ان دونوں کے اندرونی تعلقات کیا ہیں لیکن بیرونی نظر سے عمومی طور پر دیکھا جائے تو عقل اور تقویٰ ایک ہی چیز کے دو نام قرار دیئے جا سکتے ہیں اور جہاں تک فتنوں کا تعلق ہے میں نے اس مضمون پر غور کیا تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر دل سے بے حد درود نکلے کہ کتنی گہری باتیں، کتنی دیر پا باتیں، ہماری ہدایت کے لئے آپ بیان فرما گئے ہیں اور جب قرآن کریم کی روشنی میں ان کو حل کیا جاتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ وہی اصول جو دنیاوی معاملات میں کارفرما ہیں وہی روحانی دنیا میں بھی اسی طرح کارفرما ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا کہ دیکھو! میں تمہیں متنبہ کرتا ہوں۔ ہرگز بعید نہیں ہے کہ غربت کفر میں تبدیل ہو جائے۔

اب غربت سے کیا مراد ہے؟ دولت سے کیا مراد ہے؟ اگر مادی لحاظ سے دیکھا جائے تو دنیا کی غربت جو کفر میں تبدیل ہو جایا کرتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اشتراکیت کے پیدا ہونے کے متعلق اس میں ایک بہت گہری پیشگوئی تھی

کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا کا اطلاق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر تو نہیں ہوتا تھا کیونکہ وہاں تو یہ عالم تھا کہ جتنا غریب تھا اتنا ہی زیادہ شیدائی اتنا ہی زیادہ عاشق اور اصحاب الصفہ نے تو وہ روایات قائم کی ہیں جو مذہب کے آسمان پر ہمیشہ چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح جڑی رہیں گی اور کوئی نہیں جو اُن کے نور کو کم کر سکے۔ غریب سے غریب، ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی جس کو کچھ بھی استطاعت نہیں تھی خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ایسے ولولے رکھتا تھا کہ ایک موقع پر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تحریک فرمائی اور بعض ایسے ہی اصحاب الصفہ تھے جن کے پاس کچھ نہیں تھا انہوں نے کلہاڑے پکڑے یا عاریۃً لئے۔ جنگل میں نکلے، لکڑیاں اکٹھی کیں اور واپس آکر بیچیں۔ جو کچھ ہاتھ آیا وہ خدمت دین میں پیش کر دیا تو یہ بات ہمیشہ میرے پیش نظر رہی کہ لازماً اس میں کوئی پیشگوئی ہے ورنہ حضرت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) کے زمانے کے غریبوں پر تو یہ اطلاق نہیں پا رہی اس زمانے کا جو فقر تھا وہ نور ایمان میں بدلا ہوا تھا اور کاد کا لفظ بتا رہا ہے کہ اس کے اندر تنبیہ ہے جو مستقبل سے تعلق رکھتی ہے اور بعض احتمالات سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان غرباء میں کوئی کفر کی باتیں دیکھی تھیں۔ مراد یہ تھی کہ وہ غرباء جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تربیت یافتہ نہ ہوں ان کے لئے خطرہ ہے جو نور نبوت کے پیچھے نہیں پلتے ان کے لئے خطرہ ہے کہ ان کا فقر کفر میں تبدیل نہ ہو جائے اور دوسرے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آئندہ کے زمانے کے متعلق یہ ایک بنیادی اصول بیان ہوا تھا کہ جو قومیں اپنے غریبوں کا فکر نہیں کرتیں ان کے غریبوں کی غربت بالآخر دہریت پر منتج ہو جایا کرتی ہے۔ وہ خدا کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ باغی ہو جاتے ہیں اور اشتراکیت کے عروج نے جو اس صدی کے آغاز میں شروع ہوا بعینہ وہ منظر پیش کیا ہے لیکن گذشتہ صدی میں اس کی بنیادیں رکھی جا رہی تھیں اور وہ بھی بعینہ اسی اصول پر کہ غربت کفر میں تبدیل ہو رہی تھی۔ پہلے غربت کے اثرات کے نتیجہ میں دہریت کا ایک فلسفہ وجود میں آیا ہے۔ پھر اس کے نتیجہ میں مارکس ازم، لینن ازم پیدا ہوئے ہیں۔ دوسری طرف جب ہم قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
یُّؤْتِی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا۔ (سورۃ البقرہ: آیت ۲۷۰)۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے حکمت عطا فرماتا ہے اور جو شخص بھی حکمت دیا جائے، جسے خدا تعالیٰ کی طرف سے حکمت دی جائے اُسے گویا خیر کثیر عطا ہوگئی یعنی اُسے زر کثیر عطا کیا گیا۔ کثرت سے مال دے دیا گیا تو حکمت کو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں زر کثیر کے طور پر پیش کیا۔ گویا حکمت کی کمی غربت ہے۔ اگر حکمت کثرت مال پر دلالت کرتی ہے تو حکمت کی کمی غربت پر دلالت کرتی ہے یہ بالکل ایک دوسرے کا برعکس ہیں اور بعینہ یہ مضمون دونوں جگہ صادق آتا ہے اگر حکمت مال ہے تو حکمت کی کمی غربت ہے اور حکمت کی کمی بھی لازماً کفر میں تبدیل ہو سکتی ہے اور ہوتی رہی ہے۔ چنانچہ اس مضمون کو سمجھنے کے بعد اس محاورے کی سمجھ آجاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے پہلے کے زمانے کو جاہلیت کا زمانہ کہتے ہیں کفر کا زمانہ نہیں کہتے۔ جاہلیت کے اندر ایک مخفی کفر ہے۔ جاہلیت کفر میں اس وقت تبدیل ہوتی ہے جب دو ٹوک حکم نازل ہو جاتا ہے کہ یہ کرنا ہے وہ کرنا ہے۔ اس وقت جاہلیت کے اندر دبا ہوا کفر سر اٹھاتا ہے اور انکار کر دیتا ہے پس

یہ بہت ہی عظیم اصطلاح ہے

جو قرآن کریم نے استعمال فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے سے پہلے کو جاہلیت کا زمانہ قرار دیا یعنی روحانی لحاظ سے انتہائی غربت کا زمانہ فقر اور فاقوں کا زمانہ اور وہی عقلی فقر تھا جو کفر میں تبدیل ہو گیا۔ پس مجھے اس سے بحث نہیں ہے کہ یہ فتنے پیدا کہاں سے ہوتے تھے۔ براہ راست تقویٰ کا قصور تھا یا عقل کا قصور تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے حل کر دیا ہے۔ ہمیں یہ تو حق نہیں دیا کہ کسی کے دل میں اتر کر اس کی نیتوں پر حملہ کرو مگر یہ حق بھی دیا اور پہچان بھی دی کہ جہاں نیتوں کے نتائج سے وقوعی

پر منتج ہوں۔ سخت حماقتوں کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے ہو یا وہاں کہیں حقیقت یہ ہے کہ ان باتوں کا تقویٰ سے کوئی تعلق نہیں اور یہ کفر کی باتیں ہیں۔ پس جو جس طرح چاہو کروٹ بدلو۔ خواہ اپنے تقویٰ کی کمی کا قصور تسلیم کرو یا عقل کی کمی کا قصور تسلیم کرو۔ ظلم بہت بڑھ چکا ہے اور اب زبانی طور پر یا تحریری طور پر کہہ دینا کہ جی! ہم تو جاہلیت کی غلطیاں کر رہے تھے معاف کر دینا۔ یہ سرسری باتیں ہیں۔ اس طرح یہ حل آئندہ دائمی نہیں ہیں۔ ان کے متعلق مزید تحقیق ہوگی اور معیّن فیصلے کئے جائیں گے لیکن یہ فیصلہ تو بہرحال کیا جا چکا ہے کہ جس نے اپنے چندے کو قصے بنا دیا وہ تو اب خدا کی طرف واپس نہیں لوٹے گا۔ وہ تو آپ کی جیبوں کو زیب دے گی اور سلسلے کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تمام دنیا کی جماعتوں کو اس سے نصیحت پکڑنی چاہیئے۔ نظام جماعت میں کسی نا انصافی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ جب ہر فرد کو یہ حق ہے اور بعض جگہ جیسا کہ میں نے بیان کیا فرض ہے کہ وہ خلیفۂ وقت سے ہر وقت براہ راست تعلق قائم کر سکتا ہے اور لوگ جب اپنی ادنیٰ ادنیٰ باتوں میں کرتے ہیں تو نظام جماعت میں کیوں تجویز کر سکتے ہیں۔ کسی کی بہو ناراض ہو گئی۔ کسی کا بیٹا روٹھ گیا۔ کسی کے بیٹے کو فلاں لت لگ گئی۔ وہ اطلاعیں مجھے دیتے ہیں سمجھتے ہیں میرا حرج کوئی نہیں ہے لیکن جب نظام جماعت میں رخنہ پیدا ہو رہا ہو تو کہتے ہیں ہم اس لئے نہیں بتا رہے تھے کہ آپ کو تکلیف نہ پہنچے۔ یہ بھی نیت کا فتور ہے یا یہی کہنا چاہیئے کہ یا نیت کا فتور ہے یا پھر عقل کا فتور ہے۔ دونوں صورتوں میں نتیجہ وہی نکلے گا کہ بات کفر کی بن جائے گی۔ اب میں یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ یہ صاحب جن کے دور میں یہ سب کچھ ہوا ہے بہت ہی ہوشیار آدمی ہیں۔ بڑی محنت کے ساتھ سلسلے کے کام بھی کئے۔ بچوں کو پڑھایا۔ بڑوں کے دل جیتے اور ان کی تائید میں باتیں ہوتی رہیں اور سیکرٹری مال بھی ایسے ہیں جو ان کو معلوم ہوتا ہے کہ ہماری خاطر ہیں اور ساتھ ہی مسلسل اپنا دامن بچاتے رہے کہ جی! میں نے تو یہ اطلاع امیر صاحب کو کر دی ہے اور امیر صاحب بڑے تجربہ کار ہیں۔ وہ تو بڑے سمجھدار آدمی ہیں۔ وہ آپ کو خود بتا دیں گے اور سمجھ لیا کہ میں تو دونوں طرف سے بری الذمہ ہوں۔ یہ بھی ایک سوچا جا سکتا تھا مگر میں یہ نہیں سوچتا۔ دماغ میں یہ احتمال پیدا ہوا بھی ہے لیکن یہ احتمال میں زبردستی رد کرتا ہوں کیونکہ اس صورت میں ہر قدم پر مجھے ان کی نیت پر حملہ کرنا پڑے گا بلکہ بے وقوفی اس حد تک کہ ان سب باتوں کے متعلق علم ہونا چاہیئے جو جماعت کے ایک بچے کو بھی علم ہونا چاہیئے کہ یہ باتیں نظام سلسلہ کے خلاف ہیں۔ ان پر اپنی ذمہ داری محسوس کرنے کی بجائے اس ذمہ داری کو اپنے افسر بالا کی طرف انہاک منتقل کرتا چلا جائے اور اس پر خاموش بیٹھا رہے اور جماعت میں ہر دلعزیز رہے۔ یہ بہت خطرناک بات ہے۔ اگر یہ بے وقوفی کا فتنہ ہے تو بہت ہی سخت فتنہ ہے۔ ایسا مبلغ جو قابل اعتراض باتوں پر ٹوکتا ہو اور سختی سے آگے مطالبہ کرتا ہو وہ ہر دلعزیز نہیں رہ سکتا۔ اس کے خلاف باتیں آگے شروع ہو جاتی ہیں۔ ہماری جماعت اس کی تائید میں ہو کہ جی! بہت ہی بہترین خدمت کرنے والا ہے اور باتیں یہ کر رہی ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی نہ کوئی قصور کہیں واقعہ ہوا ہے۔ جماعت تو اس حد تک پکڑے گی جس حد تک بے وقوفی کے نتائج سامنے آئیں گے۔ اگر نیت کا بھی فتور ہے تو جماعت کی پکڑ پر معاملہ ختم نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی پکڑ جاری رہے گی کیونکہ وہ نیتوں کی کنہ تک پہنچتا ہے اور پھر اس سلسلے کو جاری رکھتا ہے جب تک کہ اس شخص کی نیتیں کوڑھ بن کر اس کے سامنے ظاہر نہیں ہو جاتیں۔ اس لئے

نیتوں کے معاملے میں مجھ سے معافی نہ مانگیں۔

نہ میں اس میں دخل دیتا ہوں۔ نہ مجھے معافی کا حق ہے۔ خدا سے معافی مانگیں اور اپنے آپ کو ٹٹولیں۔ مجھ پر یہ الزام بے شک لگائیں کہ ضرورت سے زیادہ سختی کی۔ ہم تو سادگی میں باتیں کرتے تھے۔ مجھے اس الزام کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ میں جماعت کو کسی فتنے میں ملوث نہیں ہونے دوں گا اور تا زندگی یہ میرا عہد ہے کہ خدا کی قسم! میرا ذرہ ذرہ بھی اس راہ میں فنا ہو جائے۔ ساری دنیا مجھ پر لعنتیں ڈالے مگر میں خدا کی لعنت کو قبول نہیں کر سکتا اور جہاں تک مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس نظام کا تعلق ہے اس کی حفاظت میں ہمیشہ سینہ سپر رہوں گا۔ آپ بھی میرے لئے دعا کریں اور اپنے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اجتماعی رنگ میں اس عہد کو تادم آخر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک بات جس کا میں نے کہا تھا کہ میں بعد میں ذکر کروں گا وہ میرے ذہن سے اتر گئی تھی۔ یہ جو فرضی کہانی ہے کہ ۴ لاکھ کے قریب جماعت سویڈن کا چندہ ہے اور اس میں سے ایک لاکھ بھی مالمو پر خرچ نہیں ہوتا۔ اس کا BREAK DOWN اب میں آپ کو بتا دیتا ہوں تاکہ یہ بتاؤں کہ ان میں سے کسی نے اتنی بھی عقل نہیں کی کہ دیکھ تو لیں کہ واقعاتی طور پر حقائق کیا ہیں۔ اعداد و شمار کیا ہیں۔

سویڈن کی جماعت کا چندہ گزشتہ 3 سال سے گر رہا ہے۔ یہ بھی میرا خیال ہے ان باتوں کی ہی نحوست ہے جن کا میں نے ذکر کیا ہے اور ۴ لاکھ تک کبھی بھی نہیں پہنچا۔ سارا شامل کر کے بھی نہیں پہنچا۔ جماعت کے خرچ کو چلانے کیلئے مرکز اپنے حصہ سے جو حصہ مرکز کہلاتا ہے جس کا تعلق خالصتہً مرکز کے فیصلے پر ہے جس جگہ چاہے خرچ کرے۔ اس ملک میں کرے۔ دنیا میں کہیں اور کرے اور اس ملک کا تعلق نہیں رہتا۔ اسے اگر شامل بھی کر دیا جائے یعنی ابھی نکالا نہ جائے تو کل چندہ جو جماعت مالمو نے ادا کیا تھا وہ سال ۹۰-۱۹۹۱ء میں ایک لاکھ ۶۱ ہزار ۸۰۴ کرونر تھے۔ اس میں سے حصہ مرکز جس کا مقامی طور پر کوئی حق نہیں ہوتا۔ اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا وہ ۶۰ ہزار ۲۴۲ ہے۔ گویا انہوں نے لازمی چندہ جات تحریک جدید، وقف جدید وغیرہ میں جو کل ادا کیا وہ ایک لاکھ ۴۶۷ کرونر تھا۔ اب اس کو یاد رکھیئے۔ سارے سال میں وہ چندہ اگر ۳۰ فیصدی ان کی جماعت پر خرچ کیا جائے تو ایک لاکھ ۴۶۷ بنتا ہے۔ اس کے مقابل پر سال ۹۰-۱۹۹۱ء میں مالمو پر خرچ ایک لاکھ ۳۸ ہزار ۳۰۳ تھا اور اس کے علاوہ مرمت مشن کے لئے ۴۰ ہزار کرونر مانگ مرکز نے دیا گویا ایک لاکھ ۷۸ ہزار ۳۰۳ ان پر خرچ ہوا۔ ان کی طرف سے کل چندہ ایک لاکھ ۶۱ ہزار ادا کیا گیا۔ حصہ مرکز نکالا جائے جیسا کہ ہر جگہ سے نکالا جاتا ہے تو پیچھے ایک لاکھ ۴۶۷ ان کا حصہ ہے۔ ایک لاکھ ۷۸ ہزار ان پر خرچ ہو رہا ہے اور ابھی مانگ رہے ہیں کہ باقی ہمارا واپس کرو۔ وہ کونسا باقی ہے۔ کہاں سے آیا۔ یہ تو ویسی بات ہے جیسے ایک اندھے کے ساتھ مل کر کسی نے حلوہ کھایا تھا تو تھوڑی دیر کے بعد اندھے کو خیال آیا کہ یہ آنکھوں والا ہے تیز نہ کھا رہا ہو اس نے تیزی سے شروع کر دیا اور پھر خیال آیا کہ ہو سکتا ہے وہ دو ہاتھوں سے کھا رہا ہو۔ مجھے کیا پتہ ہے اس نے دو ہاتھوں سے کھانا شروع کر دیا۔ پھر خیال آیا کہ میں اندھا ہوں۔ مجھے کیا پتہ ہو سکتا ہے کوئی اور تدبیر کر رہا ہو تو حلوہ اٹھا کر ایک طرف بیٹھ گیا کہ باقی میرا حصہ ہے تو مالمو کی جماعت کا اندھا پن تو اس مقام پر پہنچ گیا ہے۔ دیکھا ہی نہیں کہ ہم کتنا دیتے ہیں۔ کتنا ہم پر خرچ ہو رہا ہے اور آپ باقی اٹھانے کی فکر میں ہیں کہ جی! جو کچھ مرکز والے اور سارے ہمارا کھا چکے ہو اب باقی ہمارا حصہ ہمیں واپس کر دو۔

عقل کی کوتاہی کی یا کمی یہ دونوں طرح جہالت ہے اور نتیجہ وہی اندھیرا ہے جس اندھیرے سے اسلام بدنصیبوں کو نکال کر روشنی میں لے کر آیا تھا اور دلوں کے کیڑے پھر لوگوں کو واپس انہی اندھیروں میں لیکر چلے جاتے ہیں۔ ساری عالمی جماعت کو اپنے لئے دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے ۱۴۰۰ سال کے بعد جس روشنی کو دوبارہ ثریا سے کھینچ کر نیچے اتارا ہے اور جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے نور کی روشنی ہے کبھی بھی دوبارہ قیامت تک اٹھنے نہیں دیں گے چمٹے رہیں گے۔ جان بھی جائے گی تو اس کو جانے نہیں دیں گے۔ ان اندھیروں کو کبھی قبول نہیں کریں گے۔ ان کے سایوں کو بھی کبھی قبول نہیں کریں گے جن کو جاہلیت کے اندھیرے کہا جاتا ہے ٭

درخواست دعا: میری والدہ شہناز بانو صاحبہ تقریباً ایک ماہ سے سانس اور شوگر کے مرض میں مبتلا ہیں۔ میں اور میرا بھائی عابد بھی ایک عرصہ بیمار رہ کر اب قدرے بہتر ہے مگر کمزوری ابھی بہت ہے چھوٹے بھائی راشد کے نیک ہونے کیلئے نیز اپنی اور اپنی والدہ و بھائی کی صحت کیلئے اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ خاکسار
قدسیہ ناز سولیجہ کانپوری

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی

تبلیغی و تربیتی مساعی

مدراس بُک فیئر میں جماعت احمدیہ مدراس کی شمولیت ۔ مکرم ایم خلیل احمد صاحب

صدر جماعت احمدیہ مدراس تحریر فرماتے ہیں کہ بفضلہ تعالیٰ تامل ناڈو میں مدراس شہر کے بعد دوسرے نمبر پر مدورائی Madurai شہر ہے یہ شہر نہایت ہی پرانا اور قدیم شہر ہے۔ یہاں پر ہندوؤں کا بہت بڑا مندر ہے۔ یہ مندر تاریخی نوعیت کا حامل ہے۔ ہندوستان کے تمام ہندو اس مندر کی زیارت کے لئے دُور دُور سے آتے ہیں۔ اس شہر میں روزانہ عوام کی آمد و رفت رہتی ہے۔ اس شہر میں مورخہ $\frac{8}{91}$ ۳۱ سے لیکر $\frac{9}{91}$ ۸ تک ایک بہت بڑا کتبی نمائش میلہ لگا۔ اس نمائش میں مدراس کے علاوہ بمبئی ۔ دلی ۔ کلکتہ کے بڑے بڑے BOOK SELLERS نے حصّہ لیا۔ اس نمائش میں کل ۷۰ دکانیں لگی ہوئی تھیں۔ بفضل اللہ تعالیٰ اس نمائش میں جماعت احمدیہ مدراس کو بھی حصّہ لینے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

جماعت احمدیہ مدراس نے اپنے بک اسٹال کو بڑے خوبصورت طریق پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار اور کلمہ طیبہ کے بینرز سے سجایا تھا۔ اس سے بہت سے لوگ متاثر ہوئے۔ اور یہ بک اسٹال ہر خاص و عام کی زینت کا موجب بنا رہا جس کی وجہ سے ہر آنے والا اس بک اسٹال میں داخل ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ یہ محض خدا کا فضل و احسان ہے۔ اس بک اسٹال میں جماعت احمدیہ مدراس نے مساجد کی تصاویر اور یورپ میں جو نمائش لگائی گئی تھی اس کی تصاویر کے علاوہ ہمارے پیارے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع کے مختلف ممالک کے تبلیغی دوروں کی تصاویر بھی لگائی ۔ ہر آنے والے نے سوالات کی بوچھاڑ کر دی جس کا تسلی بخش جواب دیا جاتا رہا۔

علاوہ اس کے جماعت احمدیہ کے شائع کردہ مختلف زبانوں کا لٹریچر اور ۱۱۰ زبانوں میں ترجمہ کیا ہوا قرآن مجید، منتخب آیات ۔ احادیث ۔ تحریرات رکھے گئے تھے۔ اس اسٹال کا نام انٹرنیشنل بک سنٹر رکھا گیا تھا۔ اس بک اسٹال میں تامل ترجمہ قرآن مجید، انگریزی قرآن مجید وغیرہ بطور فروخت رکھے گئے تھے۔ اس کا لوگوں پر بہت اچھا اثر رہا۔

اس نمائش ہال کو کامیاب بنانے کے لئے تامل ناڈو کی جماعتوں یعنی مدراس میلا پالیم ۔ سنکرن کوئل ۔ شیوا کاشی ۔ کوٹار ۔ مدرائی کے نمائندوں نے حصّہ لیا۔ علاوہ اس کے تامل ناڈو کے مبلغین کرام نے بھی اسٹال میں آکر تبلیغی خدمات بخوبی سر انجام دیں۔ یہ نمائش آٹھ دن قائم ہوئی ۔ ان آٹھ دنوں میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ اس بک اسٹال میں تشریف لائے اور کتابوں کو خریدا ۔ اس طرح پیغام حق پہنچانے کا بہترین موقعہ ملا ۔ اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو احمدیت کی تعلیم سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسری بات یہ کہ یہاں کے مسلمان مخالف ہونے کے باوجود تامل ترجمہ قرآن مجید کو جبکہ اس کا ہدیہ ۲۰/- روپے رکھا گیا تھا بڑے ذوق سے خریدا اور اچھا اثر رہا۔ اور ان سے بغیر تعریف کے نہ رہا گیا۔

بعض افراد کی آراء

(۱) ۱۔ ایک مسلم عمر رسیدہ بزرگ ہمارے اسٹال پر آئے اور انہوں نے جذبات میں آکر کہا کہ صرف جماعت احمدیہ کے لوگ ہی ہیں جو اسلام کی صحیح رنگ میں خدمت بجا لا رہے ہیں۔

(۲) ۱۔ جناب شاہ گل حمید انسپکٹر کنٹرول پولیس نے کہا کہ ا۔ اس شاندار مدرائی بک فیئر میں اسلامک بک اسٹال کو دیکھ کر دل بہت خوش ہوا ۔ بلکہ اس کے اور بھی زیادہ ترقی کرنے کیلئے دُعا کرتا ہوں۔

(۳) ۱۔ Madurai Education Asst Director صاحب اپنے تاثرات اس طرح لکھتے ہیں کہ ۔ قرآن مجید کی عظیم الشان تعلیمات کو پھیلانے کے لئے جو اسٹال جماعت احمدیہ کا لگایا گیا ہے اس کے لئے میں اپنی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

(۴) ۱۔ جناب کرشن مورتی صاحب اس طرح لکھتے ہیں کہ ا۔ خدمت و عزت مذہب اسلام کی اشاعت کرنے والو ۔ اس اسٹال میں کام کرنے والے اسلام سے ناآشنا غیر مسلموں کو صبر و تحمل اور پیار و محبت سے سمجھاتے ہیں ۔ ان کے اس رویّہ کی میں دل سے تعریف کرتا ہوں ۔ اختلافات مذہب ہونے کے باوجود بہت ہی احسن رنگ میں سمجھاتے ہیں ۔ اس قسم کے رویّہ سے ہی لوگوں کے دل میں پیار و محبت پیدا کی جاسکتی ہے ۔ مزید ترقی کے لئے میں دُعا گو ہوں۔

(۵) ا۔ ایک ہندو شاعر جناب سوائی نادن M.A. B.ED اس طرح تبصرہ کرتے ہیں ۔ مدرائی کتبی نمائش میں میری کافی دنوں کے بعد دلی تمنّا پوری ہوئی یعنی تامل زبان میں ترجمہ کردہ قرآن مجید خرید کر پڑھوں اور اس سے استفادہ کروں ۔ یہ میری تمنا خواہش آج ہی اس بک اسٹال کے ذریعہ پوری ہوئی۔

علاوہ اس کے اس بک اسٹال میں بہت سے ایمان افروز واقعات بھی پیش آئے۔

صدر جماعت احمدیہ مدراس خاکسار ایم خلیل احمد ۔ اور مکرم منیر احمد صاحب مدراسی سیکرٹری تبلیغ ہر دو نے اس بک اسٹال کے انتظام کی پوری ذمہ داری اٹھائی تھی۔ اللہ تعالیٰ اجر عظیم سے نوازے ۔ علاوہ اس کے مدراس کے مبلغ مکرم مولوی محمد علی صاحب مکرم مولوی رفیق احمد صاحب مبلغ شیوا کاشی نے بھی تعاون کیا۔ اسی طرح میلا پالیم کے صدر صاحب جناب A.P کویا صاحب اور زعیم انصار اللہ جناب مفتاح الاسلام صاحب جناب M.P جمال الدین صاحب اور صباح الاسلام صاحب شیوا کاشی کے صدر جناب جعفر علی صاحب اور جناب رحمت اللہ صاحب جناب غلام احمد صاحب اسی طرح سنکرن کوئل کے نمائندے بھی اس میں شریک ہوئے ۔ ان تمام احباب کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے جزائے خیر عطا کرے ۔ اور اس بک اسٹال کے ذریعہ بہت کامیابی کا ذریعہ بنائے ۔ آمین۔

راجستھان میں جلسہ :۔ الحمد للہ مورخہ $\frac{9}{91}$ ۲۹ کو مسجد احمدیہ شیو پورہ گھاٹا کے سامنے بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ منعقد کیا گیا۔ اور زیر صدارت مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد افسر اعلیٰ راجستھان و یوپی کارروائی عمل میں آئی ۔ تلاوت کلام پاک مکرم قاری منیر الدین احمد صاحب معلم شیو پورہ گھاٹا نے کی اور مکرم مظفر الھدٰی صاحب معلم وقف جدید بیرون نے درثمین سے نظم پڑھی ۔ بعدہٗ مکرم حسین کاٹھات صاحب نے سورۃ العصر کا ترجمہ مع تفسیر راجستھانی زبان میں احباب کو سنایا اور اس کے بعد مکرم علی محمد صاحب کاٹھات معلم وقف جدید بیرون مکرم قاری منیر الدین صاحب مکرم نور الدین صاحب معلم وقف جدید بیرون مکرم مظفر الھدٰی صاحب ، مکرم عبد المجید ملکانہ صاحب معلم وقف جدید بیرون اور مکرم چھوٹو کاٹھات صاحب نے تقاریر کیں ۔ بعدہٗ خاکسار فرزان احمد خان نے تربیت کے موضوع پر احباب کرام کو چند باتیں بتائی ۔ اور شراب کی حرمت کے تعلق سے وضاحت کی خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم افسر صاحب اعلیٰ راجستھان و یوپی نے حاضرین کو خطاب فرمایا اور تقریباً ایک ہزار نے جلسہ سے فائدہ اٹھایا ۔ اور ان تک اچھی طرح پیغام حق پہنچا۔

جلسہ ختم ہونے کے معاً بعد مقامی احباب نے جملہ حاضرین کے لئے کھانا کھانے کا انتظام کیا تھا ۔ تقریباً تین سو افراد نے کھانا تناول فرمایا ۔ اس مثالی جلسہ سے شیو پورہ گھاٹا کے بچوں، بڑوں اور نوجوانوں اور عورتوں میں تبلیغ و تربیت کا جوش پیدا ہوا ۔ اور ہر ایک نے خوشی کا اظہار کیا۔ قریب رات دو بجے تک مقامی خدام جلسہ کے انتظامات کو سر انجام دیتے رہے ۔ (خاکسار ۔ فرزان احمد خان سرکل انچارج راجستھان)

ولادت

مورخہ $\frac{10}{91}$ ۲ کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے بیٹے عزیز منیر الدین کو بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ نے "صبیحہ منیر" تجویز فرمایا ہے ۔ نومولودہ مکرم ملک بشیر احمد صاحب درویش قادیان کی نواسی ہے ۔ عزیزہ کی صحت و سلامتی درازی عمر صالحہ خادم دین بننے کے لئے درخواست دُعا ہے ۔ (اعانت بدر میں ۵/۔ روپے ادا کئے ہیں) خاکسار ۔ دین محمد ننگلی درویش قادیان

قادیان دارالامان میں

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت کا سالانہ اجتماع

(منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۱ء)

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا چودھواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا تیرھواں سالانہ اجتماع بتاریخ ۱۸، ۱۹، ۲۰ اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ اتوار نہایت شاندار طریق پر ایوان خدمت کے احاطہ میں منعقد ہوا۔ فالحمدللہ علی ذالک اجتماع کی مختصر رپورٹ تحریر ہے

افتتاحی اجلاس ۱۸ اکتوبر بروز جمعہ ٹھیک تین بجکر پندرہ منٹ پر کارروائی کا آغاز زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان ہوا۔ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے قرآن مجید کی تلاوت کی ازاں بعد صدر اجلاس نے پرچم کشائی کی اس دوران حاضرین کے فلک شگاف اسلامی نعروں سے سارا ماحول گونج اٹھا پرچم کشائی کے بعد مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے جملہ حاضرین کی معیت میں خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا اور عزیز عطاء اللہ نام نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام۔ ؎

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی۔

خوش الحانی سے سنایا اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے حضور انور ایدہ اللہ کا پیغام جو اس اجتماع کے لیئے ایک روز قبل بذریعہ فیکس موصول ہوا تھا سنایا۔ (جو اسی وقت حاضرین میں تقسیم کیا گیا) ازاں بعد مکرم مولوی محمد نسیم خان صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی سالانہ رپورٹ کارگذاری بابت ماہ نومبر ۹۰ تا ستمبر ۹۱ پڑھ کر سنائی بعدہ محترم صاحبزادہ صاحب نے صدارتی خطاب شروع کیا آپنے اجتماع کے انعقاد پر خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا امسال صد سالہ جلسہ سالانہ ہونے کی وجہ سے بھی بہت سے دوست باوجود شدید خواہش کے اس اجتماع میں شریک نہیں ہو سکے۔ آخر میں آپ نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ امام مہدی کا یہاں مبعوث ہونا جہاں ہمارے لئے باعث فخر ہے سب سے پہلا مخاطب ہونے کی وجہ سے ہماری ذمہ داری بھی بہت اہم اور زیادہ ہے۔ قادیان تخت گاہ رسول ہے اگر اس مقام اور ذمہ داری کو ہم ہمیشہ مدنظر رکھیں تو ہماری کارکردگی بہت بہتر ہو سکتی ہے پس اپنی اس خصوصیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے اعمال میں تیزی عزم میں پختگی پیدا کریں تو دیگر مجالس کی طرح صف اول میں شامل ہو سکتے ہیں اس لئے خصوصیت سے دو باتوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں پہلی بات جھوٹ کا ترک کرنا اور راستبازی اختیار کرنا ہے جن سے تمام کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں اس سلسلہ میں آپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اور حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ دوسری چیز نماز باجماعت کی پابندی ہے کیونکہ نماز سے انسان فحشا منکر اور ہر طرح کی بدکرداری سے بچتا چلا جاتا ہے لہذا نماز کی پابندی اور اہتمام اور ہر لمحہ اسکے ظاہری و معنوی قیام کے لئے کوشش کی ضرورت ہے تاکہ ہمارا ہر قدم ترقی کی طرف ہو اور روحانی میدان ہمارے لئے کھلتے چلے جائیں۔ آخر پہ آپنے فرمایا کہ آئندہ آنے والے زمانے میں جماعت کثرت کے ساتھ ممالک میں پھیلنے والی ہے انکے لئے مربیوں کی مبلغوں کی ضرورت ہے جسکے لئے ان دو امور کا بڑا دخل ہے۔ اجتماع کے بخیر و خوبی جاری رہنے اور اختتام کو پہنچنے اور اس سے استفادہ کرنے کی توفیق طلب کرتے ہوئے آپنے اجتماعی دعا کرائی۔ اسکے بعد احمدیہ گراؤنڈ میں ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

افتتاحی اجلاس مجلس اطفال الاحمدیہ

مورخہ ۱۹ اکتوبر کو نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد اطفال الاحمدیہ کے تیرھویں سالانہ اجتماع کی کاروائی زیر صدارت محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ شروع ہوئی عزیز جلیل احمد کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مظفر احمد خان صاحب نے اطفال الاحمدیہ کا عہد دہرایا اور عزیزم محمد نورالدین نے خوش الحانی سے نظم سنائی مکرم مولوی طاہر احمد صاحب چیمہ مہتمم اطفال نے حضور انور ایدہ اللہ کا پیغام سنایا اور عزیز حبیب احمد چیمہ۔ محمد نورالدین، محمد اسد اللہ نے ترانہ پیش کر کے حاضرین کو محظوظ کیا بعدہ مکرم مولوی محمد کلیم خان سیکرٹری اطفال نے اطفال الاحمدیہ بھارت کی سالانہ رپورٹ کارگذاری بابت ۱۹۹۰-۹۱ء پڑھ کر سنائی۔

محترم صدر اجلاس نے اپنے خطاب میں حضور انور ایدہ اللہ کے پیغام کی روشنی میں اطفال کو نصائح فرمائیں اور دلچسپ انداز سے اطفال کو انکی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔

علمی و دینی مقابلہ جات نماز تہجد خصوصی درس اور اجتماعی دعا، بہشتی مقبرہ کے روحانی پروگراموں کے ساتھ ہی اجتماع کے تینوں روز مختلف علمی و دینی مقابلہ جات ہوئے جنکی تفصیل درج ذیل ہے۔ مقابلہ تقاریر معیار اول و دوم۔ حسن قرآت۔ نظم خوانی۔ بیت بازی۔ کوئز خدام۔ مقابلہ حسن قرآت۔ نظم خوانی۔ تقاریر حزب الف و ب بیت بازی۔ نماز باترجمہ۔ کوئز اطفال۔

ورزشی مقابلہ جات تینوں روز کے ورزشی مقابلہ جات کی تفصیل اس طرح ہے۔ مقابلہ بیڈمنٹن۔ رنگ سنگل و ڈبل۔ نشانہ غلیل سلو سائیکل۔ ڈسکس تھرو۔ جیولن تھرو۔ دوڑ ۱۰۰، ۲۰۰، ۸۰۰ میٹر فٹ بال۔ والی بال۔ Shot put۔ کرکٹ خدام۔ اطفال کی ریڈنگ دوڑ۔ بوری دوڑ۔ دوڑ ۱۰۰ میٹر، کبڈی۔ فٹ بال اور بعض دلچسپ کھیلیں۔

نمائندگان مجالس امسال بھی ہندوستان کی متعدد مجالس سے نمائندگان تشریف لائے اور اجتماع کی رونق کا باعث ہونے کے ساتھ ساتھ اسکی برکات و فیوض سے متمتع ہوئے اللہ تعالیٰ ہر ایک کو دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے اس اجتماع کے موقعہ پر ۲۶ مجالس کے ۷۵ نمائندگان نے شرکت کی

موازنہ مجالس امسال درج ذیل مجالس خدام و اطفال کو اللہ تعالیٰ نے اس اعزاز سے نوازا کہ انہوں نے بھارت کی تمام مجالس میں نمایاں پوزیشن حاصل کی اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

مجالس خدام الاحمدیہ	قادیان	اول
	حیدرآباد	دوم
	کیرنگ	"
	کالیکٹ	سوم
مجالس اطفال الاحمدیہ	قادیان	اوّل
	سورو	دوم
	عثمان آباد	سوم

اختتامی اجلاس اختتامی اجلاس کی کاروائی ۲۰ اکتوبر کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ مکرم قاری ساجد حسین صاحب کی تلاوت کے بعد محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے خدام و اطفال کا عہد دہرایا ازاں بعد مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام جو سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقعہ پر تاخیر سے ملا تھا پڑھ کر سنایا۔ عزیز عبدالباری کی نظم خوانی کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے ضروری اعلان اور گذارشات پیش کیں۔ بعدہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کو انعامات تقسیم کئے۔

صدارتی خطاب تقسیم انعامات کے بعد اجتماع کے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے پر صدر اجلاس نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور فرمایا کہ ہر خادم اور مقامی و ملکی مجالس کو اپنے اعمال کا جائزہ لیتے رہنا چاہیئے کہ ہمارا ہر قدم دوسرے قدم کی نسبت آگے بڑھنے والا ہو اور جہاں پر کمی دکھائی دے فوراً توجہ کرنی چاہیے حضور انور ایدہ اللہ کے پیغام کی روشنی میں، آپنے قرآنی علوم سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی طرف دلنشین انداز میں مختلف واقعات اور مثالیں بیان کر کے سامعین کی توجہ اس طرف مبذول کرائی نیز اطاعت و فرمانبرداری کے فوائد بیان کئے اور صدر صاحب اور مجلس عاملہ اور تمام احباب کو اجتماع کی کامیابی پر مبارک باد دی۔

آخر پر بالخصوص اپنی ذمہ داریوں کے ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ کی قادیان آمد کے موقعہ پر پڑنے والی اہم ذمہ داریوں اور اپنے اندر نمایاں پاک تبدیلیوں اور تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے دعاؤں اور استغفار کی تلقین کی۔

ہماری خوش نصیبی ہے کہ اس جلسہ سالانہ کے متعلق پوری ہونے والی عظیم الشان خدائی بشارتوں کا نظارہ دیکھیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور آخر پہ اجتماعی دعا کرائی۔

انتخاب صدر مجلس و مجلس شوریٰ مورخہ ۱۶ اکتوبر کو رات ۸.۳۰ بجے مسجد مبارک میں زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا انتخاب عمل میں آیا۔

مورخہ ۲۰ اکتوبر کو ۷.۳۰ پر ایوان خدمت میں زیر صدارت محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مجلس شوریٰ کا انعقاد عمل میں آیا جسمیں ضروری امور کے متعلق نمائندگان کے مفید مشوروں و تجاویز کو ریکارڈ کیا گیا۔ اجتماع کے انعقاد کی خبر اخبار ہند سماچار۔ جگ بانی۔ اکالی پتریکا۔ ملاپ میں شائع ہوئیں۔

اجتماع کے تینوں روز جملہ مہمانان کے کھانے کا انتظام مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے کیا اسی طرح ۱۹ اکتوبر کو دوپہر کے کھانے میں مہمانوں کے علاوہ قادیان کے جملہ خدام و اطفال اور انصار مہمان بھی شریک ہوئے۔

اس اجتماع کے کامیاب کرنے میں جن خدام بھائیوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا

خاکسار کا بڑا بیٹا عزیزم چوہدری رانا بشیر احمد اہل و عیال کے ساتھ کینیڈا میں مقیم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احباب جماعت کی دعاؤں کے طفیل اُسے ۹/۱۰/۹۱ کو کینیڈا کی نیشنلٹی مل گئی ہے۔ الحمدللہ۔

عزیز نے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور زیادہ سے زیادہ سلسلہ کی خدمت کی توفیق پانے کے لئے اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔

نیز میرا چھوٹا بیٹا عزیزم مجید احمد دوبئی میں رہتا ہے اسکی صحت و سلامتی اور پریشانیوں کے ازالہ نیز اسکے اہل و عیال کی دینی و دنیاوی ترقیات کیلیئے اسی طرح میری اپنی صحت بھی خراب رہتی ہے کامل صحت یابی کیلیئے احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ مبلغ ۲۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

خاکسار۔ امۃ الرحمٰن اہلیہ چوہدری محمد احمد خان درویش مرحوم قادیان

خاموش ہو گیا ہے چمن بولتا ہوا

از مکرم منصور احمد صاحب بی۔ٹی لندن۔

برطانیہ کے چھبیسویں جلسہ سالانہ کے کامیاب اختتام پر ابھی ہم سجدہ شکر ہی بجا لا رہے تھے کہ انتظامات کے روح رواں افسر جلسہ سالانہ مکرم محترم چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی کی اچانک وفات نے ہمارے دلوں کو ہلا دیا۔ وہ کون سی آنکھ تھی۔ جو اس افسوسناک خبر کو سن کر اشکبار نہ ہوئی ہو۔ اُس خبر کی حقیقت کو باور کرنا کسی کے بس میں نہ تھا۔ اور دل یہ یقین کرنے کو تیار نہ تھے کہ وہ بلبل ہزار داستاں ہمیں اتنی جلدی اور اس طرح سوگوار چھوڑ جائیگا۔ وہ تو ایک کامیاب رحلت سے ہمکنار ہوئے۔ اور بڑی ہی شان سے جنت الفردوس کو سدھار گئے۔ ابھی کل ہی کی تو بات ہے کہ ان کی سدا بہار آواز ہم معاونین جلسہ ہمارے فرائض دینیہ کی کما حقہ بجا آوری کے لئے جوش دلا رہی تھی۔ چوہتر۔ پچھتر سال کے لگ بھگ عمر۔ اور پیرانہ سالی کا بوجھ کو متاثر کر رہا تھا۔ مختلف قسم کے امراض لاحق تھے مگر وہ کیا چیز تھی جو ان کو جوانی اور توانائی بخش رہی تھی وہ "چیز" سوائے "عشق" کے اور کچھ نہ تھا اور عشق ہی وہ ناقابل شکست جذبہ ہے جو ایسے کام کروا جاتا ہے۔ جہاں عقل و خرد کو رسائی نہیں۔

چوہدری صاحب مرحوم کی ذاتِ والا بہت سی خوبیوں سے مالامال تھی، توکل علی اللہ عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلفاء کرام کی محبت میں چور مہمان نواز۔ یاروں کا یار۔ مورخ۔ داستان گو۔ شعر و ادب کا دلدادہ۔ بزرگوں سے فیض پانے والا۔ جوانوں کا راہنما اور بچوں سے محبت کرنے والا۔ الغرض اُن کی کن کن خوبیوں کا ذکر کروں۔ کہاں سے شروع کروں اور کہاں ختم کروں۔ میرا قلم اُن تمام خوبیوں کو یکجا کرنے سے قاصر ہے۔ بس حصول ثواب کی خاطر اور اپنے جذبۂ محبت سے متاثر ہو کر یہ چند سطور سپرد قرطاس کر رہا ہوں۔

میرا دل چاہتا ہے کہ بنگوی صاحب مرحوم کے بارے میں بآواز بلند دکھائی دیتا پھروں۔ کہ "دوستو! کون تھا وہ شخص جو اچانک اس جہان فانی سے اُس عالم جاودانی سدھار گیا کون تھا وہ شخص جو کہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مدہوش تھا کون تھا وہ شخص جو کہ سرکار دو عالم کے روحانی فرزند جلیل اور مسیحائے پاک کے مخمور تھا اور کون تھا وہ شخص جو کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کے کارنامے سنا سنا کر خود بھی جھوم جھوم جاتا۔ اور ہمیں بھی اُس روحانی شراب کے خم کے خم پلاتا۔ کون تھا وہ شخص" نامردین رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بیتے ہوئے لمحات کو بیان کرنے میں سعادت محسوس کرتا اور ہاں کون تھا وہ شخص جو ہمارے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہنے والا تھا۔ ہدایت اللہ بنگوی مرحوم ہی تو تھا۔

بچپن ہی سے خدمت دین کا جذبہ دل میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ جوں جوں وقت گذرتا وہ جذبہ خدمت اور بھی آگے بڑھا۔ جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیموں کے مختلف عہدے اُن کے حصہ میں آتے رہے تقسیم ہند سے قبل دہلی کے خدام کے قائد تھے۔ مزے لے لے کر دہلی اور شملہ میں گذارے ہوئے واقعات سناتے۔ پاکستان کے قیام کے بعد دفتر خارجہ کی گونا گوں مصروفیات کے باوجود جماعت کے کام جواں مردی اور بے حد خلوص کے ساتھ سرانجام دیتے رہے۔ فرانس۔ بلجیئم۔ مشرق وسطیٰ۔ انڈونیشیا۔ اور برطانیہ میں سرکاری ملازمت کی ذمہ داریوں کو بہت خوبی سے ادا کرنے کی توفیق پائی۔ جہاں بھی رہے۔ مومنانہ شان سے وقت گذارا۔ اور احمدیت کے خادم ہونے کا حق ادا کر دیا۔ جب بھی کسی شخص نے کسی قسم کی درخواست دی۔ خواہ وہ اُن کے محکمے سے تعلق رکھتی ہو۔ یا نہ رکھتی ہو۔ مگر جذبہ انسانیت سے سرشار ہو کر وہ بڑے سے بڑے حاکم کے سامنے جا کر نہایت اخلاص سے اُس شخص کا کام کرتے بعض دفعہ ایسے اوقات بھی آئے۔ دفاتر بند ہیں مگر چوہدری صاحب اپنی خداداد ذہانت اور پرجوش جذبہ خدمت کے پیش نظر ایسی راہیں نکال لیتے کہ کام بروقت ہو جاتا۔ الغرض یہی جذبہ خدمتِ انسانیت انہیں دیگر کارکنان اور افسران سے ممتاز کرتا۔ جہاں بھی رہے "دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔" وہ فقیرانہ عظمت رکھتے تھے۔ اُنکی محبت اور انکساری دلوں کو موہ لیتی۔ جماعت احمدیہ کی خدمت اور خلیفہ وقت کی آواز کے سامنے کوئی اور حکم کوئی معنی نہ رکھتا۔ مہمان نوازی اور جذبہ خدمت انکا شعار تھا۔ ایک موقعہ پر چوہدری صاحب مرحوم اسلام آباد (پاکستان) میں اپنی کوٹھی کی مرمت کروا رہے تھے۔ جو بھی مستری صاحبان کام کر رہے تھے۔ انکے لئے بنگوی صاحب مرحوم نے گھر میں ہدایت دے رکھی تھی کہ کھانا زیادہ بنایا کریں۔ چنانچہ جب دوپہر کے کھانے کا وقت ہوتا۔ تو چوہدری صاحب اُن کارندوں کے درمیان بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے اور خوب مزے لے لے کر گفتگو کرتے۔

ہم کارکنان جلسہ سے اکثر یہ فرماتے کہ "خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ایک عاجز گنہگار اور ناکارہ سا انسان ہوں۔ مجھ میں کوئی خوبی نہیں۔ میری کوئی ہستی نہیں۔ محض فضل الٰہی اور حضرت صاحب کی دعائیں مجھے خدمت دین کی توفیق دے رہی ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو۔ حضور اقدس کی رہنمائی میسر نہ ہو۔ تو میں ایک لحظہ کے لئے بھی کوئی کام نہ کر پاؤں۔ آپ سب میرے عزیز ہیں۔ آپ سب مجھے پیارے ہیں۔ میں آپ سب کیلئے دعائیں کرتا ہوں۔ یہ بھی سچ ہے۔ کہ کبھی کبھی ڈانٹ بھی دیتا ہوں۔ مگر میرا دل آپ سب کیلئے دعائیں کرتا رہتا ہے۔ میری ڈانٹ کی کوئی پرواہ نہ کریں۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ حضرت صاحب خوش ہوں اور جب وہ خوش ہوتے ہیں۔ تو وہ صورت صرف میری نہیں۔ اس میں آپ سب شامل ہیں۔ بس آپ سب میرے لئے دعا کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام امور کو اپنے فضل سے کامیاب کرے۔ ہماری خامیوں پر اُس کی ستاری ہو۔ دراصل یہ کام اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں۔ اور ہر حال میں پورے ہونگے۔ میں اور آپ محض فضل الٰہی کے تحت اِن امور کی انجام دہی کے لئے ہیں۔ اور یہ حضرت صاحب کی نوازش اور مہربانی ہے۔ کہ انہوں نے مجھ جیسے نااہل کو ایسی ذمہ داری دی۔ بس میرے لئے دعا کریں۔ دعا کریں۔ اور بہت دعا کریں۔"

اِن نصائح کو وہ ایسے درد بھرے لہجے میں بیان کرتے کہ اُن کے لئے دل سے دعا نکلتی۔ اور ہم کارکنان اُن کی قیادت میں کام کرنا باعث فخر سمجھتے۔ پھر خدا تعالیٰ کا بھی سلوک ہوتا کہ کام باحسن طور پر ہو جاتے۔ اور ان کی زبان پر الحمدللہ۔ الحمدللہ کا ورد شروع ہو جاتا۔ صحت اس قابل نہ تھی کہ اتنی محنت شاقہ کرتے طبی ماہرین نے آج سے سات سال پہلے اُن کے بارے میں خدشات کا اظہار کر دیا تھا مگر تقدیر الٰہی حضرت امیر المومنین کو انگلستان لے آئی اور حضور اقدس کی نظر کرم نے اس بوڑھے کو نہ صرف جوان بنا دیا بلکہ وہ نوجوانوں سے زیادہ چست ہو گئے۔ پھر کیا تھا انکے لئے ہر روز نیا دن اور ہر رات نئی رات تھی۔ خدا تعالیٰ کی ؟ کے ساتھ ساتھ ہاتھ اٹھا اٹھا کر حضرت اقدس کی قیام گاہ کی طرف اشارہ فرماتے اور کہتے "جس پر تیری پڑی سرسری سی نظر وہ جہاں تھے وہیں کامراں ہو گئے۔" مگر ہم جانتے ہیں کہ بنگوی صاحب مرحوم پر "سرسری سی نظر" نہ تھی میرے آقا کی بھرپور نظر تھی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے والہانہ عشق تھا۔ ادب و احترام کا یہ عالم کہ جب بھی حضور اقدس کا ارشاد موصول ہوتا اور حضور انور یاد فرماتے۔ تو وہ اپنے کاغذوں کا پلندہ لئے گرتے پڑتے حضور کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اگر بادل نخواستہ اگر کوئی راہ میں مل جاتا اور کوئی بات پوچھ لیتا تو بنگوی صاحب مرحوم کو بھلا یہ خلل کب گوارا ہوتا اور وہ اپنی مخصوص پنجابی زبان میں کہتے۔

"تینوں پتہ نہیں میں ملن جا رہیا واں۔ اوتھوں آکے تیری گل سناں گا"

اور پھر اُن کی رفتار اور تیز ہو جاتی گاہے گاہے ہم جیسا بے تکلف ساتھی یہ کہہ دیتا کہ "چوہدری صاحب ذرا آہستہ چلیں۔ کہیں ٹھوکر نہ لگ جائے" فوراً مسکراتے ہوئے فرماتے۔ "سوری دیا۔ چپ کر" ۔ اور سر جھکائے قدم بڑھاتے چلے جاتے۔

اگر ادھر چوہدری صاحب حضور اقدس کے عشق میں سرشار تھے تو آقا کی طرف سے بھی محبت کا ایک انداز تھا۔ حضور ایدہ اللہ جب بھی انکی خدمات کو سراہتے بنگوی صاحب مرحوم جذبات سے مغلوب ہو ہو جاتے اور حالت یہ ہوتی کہ جھکے جا رہے ہیں۔ الغرض آقا و غلام کا یہ رشتہ۔ قسمت والوں۔ کو نصیب ہوتا ہے اور مکرم بنگوی صاحب مرحوم بہت خوش قسمت تھے۔ اکثر جلسہ کے دنوں میں اگر کسی نے آرام اور فرصت کا کہنا تو فرمایا کرتے تھے ابھی وقت نہیں ہے بہت کام کرنے ہیں میں تو (حضرت) عزرائیل کو بھی کہہ دیتا ہوں کہ جلسہ کے بعد آنا ابھی میں نہیں آسکتا۔ ابھی جلسہ کے بہت سے کام کرنے ہیں۔ اس سال بھی ایسا ہی فرماتے تھے لیکن آخر بلاوا آہی گیا۔ اور ایسے وقت میں آیا کہ جلسہ سالانہ کے فرائض ادا کر چکے تھے۔

بدر کی توسیع اشاعت آپ کا فریضہ ہے۔ مینجر

رپورٹ بارہواں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت۔ بقیہ صفحہ اوّل

علمی مقابلہ جات :۔

مذاکرہ کے بعد علمی مقابلہ جات کا سلسلہ زیر صدارت محترم عبد السلام صاحب ٹاک امیر جماعت احمدیہ سرینگر شروع ہوا۔ مقابلہ حسن قرأت میں ججز کے فرائض محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد و محترم بشیر الدین الہ دین صاحب آف حیدر آباد اور محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش نے ادا کئے۔ اس کے بعد مقابلہ نظم خوانی ہوا جس میں ججز کے فرائض محترم چوہدری بدر الدین صاحب عامل درویش۔ محترم فضل الٰہی خان صاحب درویش اور محترم فیرو الدین انور صاحب زعیم انصار اللہ کلکتہ نے سرانجام دیئے۔ ان مقابلوں میں متعدد انصار بزرگان نے جوش وخروش سے حصہ لیا۔ اس کے ساتھ ہی پہلے دن کی یہ دوسری نشست برخاست ہوئی۔

ورزشی مقابلہ جات :۔

دوسرے اجلاس کے معاً بعد پروگرام کے مطابق احمدیہ گراؤنڈ میں انصار کے مختلف دلچسپ ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ جن میں انصار نے نہایت ذوق وشوق سے حصہ لیا۔

مجلس شوریٰ :۔

بعد نماز مغرب وعشاء ۷ تا ۸ بجے مجلس شوریٰ کا انعقاد ہوا۔ جس میں مجلس کے مختلف شعبوں کی کارکردگی کو بہتر بنانے، مجالس کے مرکز کے ساتھ پختہ اور مسلسل رابطہ نئے صدر کے انتخاب اور بجٹ کی کارروائی کو جلسہ سالانہ تک ملتوی رکھنے نیز صد سالہ جلسہ سالانہ میں مجلس کی استقبالیہ تقاریب وغیرہ امور پر غور کیا گیا۔

دوسرا دن ۱۷ اکتوبر :۔

مسجد مبارک میں تمام انصار نے نماز تہجد باجماعت محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب کی اقتداء میں ادا کی۔ بعد نماز فجر محترم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے "اطاعتِ نظام" کے عنوان پر درس دیا۔ بعدہٗ تمام انصار نے مسجد مبارک میں اجتماعی تلاوت قرآن مجید کی۔ صبح ۷ تا ۸ بجے مقابلہ مشاہدہ معائنہ ہوا اور ۸ تا ۹ بجے اطفال کا انعامی علمی مقابلہ مسجد مبارک میں ہوا۔

دوسرا دن۔ پہلا اجلاس :

یہ اجلاس ۹-۳۰ بجے صبح زیر صدارت محترم ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ وصوبہ بنگال منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد پہلی تقریر محترم ممتاز احمد صاحب ہاشمی درویش نے ذکرِ حبیبؑ کے موضوع پر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے متعدد ایمان افروز واقعات پڑھ کر سنائے۔

دوسری تقریر محترم مولوی جلال الدین صاحب نیّر ناظر بیت المال آمد نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے حالات پر فرمائی۔ موصوف نے نہایت عمدگی سے پیارے آقا کی شفقتوں اور آپ سے شرفِ ملاقات کا ذکر فرمایا۔۔۔ اس کے بعد محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔

بعد ازاں محترم عبد العظیم صاحب زعیم مجلس انصار اللہ عثمان آباد (مہاراشٹر) نے اپنی مجلس کی مختصر کارگزاری اور تبلیغی واقعات کا ذکر فرمایا۔ پھر محترم عبد الحمید صاحب ٹاک نمائندہ کشمیر نے وادی کے ناساز گار حالات اور مجلس کی کارکردگی کا مختصراً ذکر فرمایا۔ تقاریر نمائندگان میں سے آخری تقریر محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب نمائندہ آندھرا پردیش نے کی۔ آپ نے صوبہ آندھرا میں جاری تبلیغی سرگرمیوں کا مختصر ڈھانچہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ احباب قربانیوں کے میدان میں از خود ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں۔ نئی جماعتوں میں مشن ہاؤسز اور مساجد کی تعمیر کا تذکرہ کر کے دعا کی درخواست کے ساتھ اپنی تقریر ختم کی۔

مقابلہ تقاریر :۔ اس کے بعد مقابلہ تقاریر شروع ہوا۔ جس میں متعدد انصار نے حصہ لیا۔ اس کے ساتھ ہی اگلے پروگرام کے اعلان کے ساتھ یہ اجلاس برخاست ہوا۔

نماز ظہر وعصر کے بعد تمام اراکین مجلس انصار اللہ اور دیگر مدعوین کرام مدرسہ احمدیہ کے ہال میں اجتماعی کھانے میں شریک ہوئے۔

دوسرا دن۔ دوسرا اجلاس :

یہ اجلاس ٹھیک ۲-۳۰ بجے بعد دوپہر زیر صدارت محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے منعقد ہوا۔ اس اجلاس کا نہایت دلچسپ معلوماتی پروگرام مجلس سوال وجواب تھا۔ احباب کی طرف سے موصولہ نہایت ہی دقیق دینی سوالات کے جوابات تین علماء کرام محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد۔ محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس۔ محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم نے نہایت ہی عالمانہ اور موزوں طریق پر دیئے۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ خیراً۔

اس محفل کے بعد محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

بعدہٗ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے احباب سے خطاب فرمایا۔ آپ نے آیت استخلاف کی تلاوت اور تشریح کرتے ہوئے جماعتی تربیت۔ ایمان وعمل صالح کی حفاظت اور سابق بالخیرات کے زمرہ میں شامل ہونے کی کوشش کرتے رہنے کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔

اختتامی اجلاس :

بعد نماز مغرب وعشاء شام ساڑھے سات بجے اجتماع کا اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید ونظم کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئی۔ جو مجالس حسن کارکردگی میں اوّل، دوم، سوم اور خصوصی معیار پر آئی تھیں انہیں انعامات تقسیم کئے گئے۔

اسی طرح بعض افراد کو انفرادی طور پر حسن کارکردگی کی بناء پر انعامات دیئے گئے۔ نیز اجتماع کے موقعہ پر علمی و ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والے احباب کو انعامات تقسیم کئے گئے۔

تقسیم انعامات کے بعد محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر اجتماع کمیٹی نے شکریہ احباب ادا کیا بعد ازاں محترم صدر اجلاس نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے اور اس پر عمل کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کے واقعات کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کا سننا بہت پسند فرمایا کرتے تھے۔

بعد ازاں اختتامی دعا کے ساتھ بفضل اللہ تعالیٰ مجلس انصار اللہ بھارت کا یہ بارہواں سالانہ اجتماع نہایت کامیابی اور خیر وخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

ضروری اعلان بسلسلہ واپسی ریلوے ریزرویشن

بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے امسال ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء کو قادیان میں ہونے والا جلسہ سالانہ تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ یہ جلسہ سالانہ صد سالہ ہے۔ علاوہ ازیں اس جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شرکت بھی متوقع ہے۔ اس لحاظ سے احباب جماعت سے کثیر تعداد میں اس جلسہ میں شرکت کی تحریک کی جاتی ہے۔ اس بابرکت سفر کے لئے احباب ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ احباب جماعت کی سہولت کے لئے دفتر جلسہ سالانہ کی جانب سے قادیان سے واپسی کے لئے ریلوے ریزرویشن ان کی درخواست پر کرائے جانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو احباب اس سہولت سے فائدہ اٹھانے کے خواہشمند ہیں وہ مندرجہ ذیل کوائف سے جلد مطلع فرمائیں :۔

(۱)۔ تاریخ واپسی ریزرویشن (۲)۔ اسٹیشن کا نام جہاں تک ریزرویشن کروانی مقصود ہے۔

(۳)۔ درجہ فرسٹ کلاس / سیکنڈ کلاس / A.C. 2 یا 3 ٹائر سلیپر۔

(۴)۔ ٹرین کا نام اور نمبر (۵)۔ سواریوں کے نام۔ عمر اور جنس۔

(۶)۔ پورے ٹکٹ اور نصف ٹکٹ کی وضاحت۔ نصف ٹکٹ گیارہ سال کی عمر تک لگتا ہے۔

چونکہ ریزرویشن کافی عرصہ پہلے کرانی ہوتی ہے لہذا اس سلسلہ میں اطلاع جلد از جلد بھجوائی جائے تاکہ حسبِ خواہش ریزرویشن کرانے میں سہولت ہو۔ ریزرویشن کے لئے خط بھجوانے کے ساتھ ہی مہربانی فرما کر کرایہ واخراجات کی رقم بھی بذریعہ M.O. یا بنک ڈرافٹ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کو تفصیل کے ساتھ بھجوائیں۔ اور اس کی اطلاع دفتر جلسہ سالانہ کو بھی دی جائے۔

آجکل اکثر اسٹیشنوں سے واپسی کا بھی ریزرویشن بذریعہ کمپیوٹر کرنے کا انتظام ہے۔ احبابِ جماعت اس سہولت سے بھی فائدہ اٹھائیں۔ البتہ اگر کسی باعث اس انتظام کے ذریعہ فائدہ اٹھایا جانا ممکن نہ ہو تو پھر مندرجہ بالا کوائف سے مطلع فرماویں۔

اللہ تعالیٰ سفر وحضر میں احبابِ جماعت کا حافظ وناصر رہے۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

دعائے مغفرت

افسوس! محترم مولوی عبد الغنی صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوکنور (آندھرا) مورخہ ۱۹۹۱/۱۰/۱ کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صاف گوئی، سچائی اور دیانت کے اعتبار سے علاقہ بھر میں ایک نمونہ تھے۔ اور اپنے نیک نمونہ سے ہی بہتوں کو اسلام اور احمدیت کا قائل کر لیا تھا۔ جس کے نتیجہ میں جہاں بھی گئے وہاں جماعت قائم کی۔ آپ ہندی کے ماسٹر تھے۔ اور ہندی پنڈت کے نام سے جانے جاتے تھے۔ پنجگانہ نماز خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرتے تھے۔ تبلیغ کا بہت جذبہ تھا۔ اکثر اوقات لٹریچر ساتھ لے جاتے اور لوگوں کو پڑھ کر سناتے۔ حتیٰ کہ بیماری کے ایام میں بھی جو لوگ تیمارداری کے لئے آتے ان کو اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وخلفائے عظام سے بیحد محبت تھی۔ مرکزی نمائندوں کے ساتھ بہت احترام سے پیش آتے۔ باوجود ناساعد حالات کے بچوں کی اچھے رنگ میں تربیت کی۔ اور سب خدا کے فضل اچھے تعلیم یافتہ ہیں۔ بڑا بیٹا بھی ہندی ماسٹر ہے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے تین بیٹے و چھ لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ مرحوم کی نمازِ جنازہ خاکسار نے ۹۱/۱۰/۲ کو پڑھائی جس میں احباب جماعت کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر احمدی بھی شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خاکسار :- منیر الحق مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کوکنور (آندھرا)

جلسہ سالانہ قادیان پر تشریف لانے والے احباب و خواتین کے لئے

ایک ضروری ہدایت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب کے لئے جو ضروری ہدایات تحریر فرمائی ہیں اُن میں سے ایک ضروری ہدایت یہ ہے کہ :-

" لازم ہے کہ اِس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدرِ ضرورت ساتھ لاویں ۔" (اشتہار ۷ ردسمبر ۱۸۹۲ء)

امسال چونکہ صد سالہ جلسہ سالانہ پر حضور انور کی تشریف آوری بھی متوقع ہے اِس لئے اِس جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد پہلے سالوں کی نسبت کئی گنا زیادہ ہوگی ۔ جلسہ کے موقع پر قادیان میں موسم کافی سرد ہوتا ہے اس لئے تمام مبلغینِ کرام اور معلمینِ سلسلہ اور عہدیدارانِ کرام سے درخواست ہے کہ وہ جلسہ میں شمولیت کرنے والے احباب کو یہ امر اچھی طرح ذہن نشین کرادیں کہ شدت کی سردی کے پیشِ نظر لحاف وغیرہ ضرور اپنے ساتھ لائیں ۔ مرکز کے لئے ایسا انتظام کرنا ممکن نہ ہوگا ۔

اُمید ہے احبابِ کرام اس ہدایت کی پابندی فرما کر اطاعتِ امام کا ثبوت دیں گے ۔ جزاکم اللہ ۔

ناظم تربیت جلسہ سالانہ قادیان

درخواست ہائے دُعا

● مکرم محمود احمد صاحب جماعتِ احمدیہ سورب اعانتِ بدر میں دس روپیہ ادا کرتے ہوئے تمام احبابِ جماعت سے اپنی پریشانیوں کی دوری ۔ کاروبار میں ترقی ۔ اپنی اور اپنے اہلِ خانہ کی صحت و سلامتی اور دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق ملنے کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست کرتے ہیں ۔

خاکسار :- محمد نذیر مبشر مبلغ سلسلہ ۔ ہبلی (کرناٹک)

● مکرم محمد منصور احمد صاحب زعیم انصار اللہ حیدر آباد تحریر کرتے ہیں کہ ان کے برادرِ نسبتی مکرم میر احمد اشرف صاحب جڑچرلہ بعارضہ قلب و شوگر علیل چلے آرہے ہیں شفائے کاملہ کے لئے تمام احبابِ کرام سے عاجزانہ درخواستِ دُعا کرتے ہیں ۔ (ادارہ)

● مکرم محمد عظمت اللہ صاحب کرنول سے تحریر کرتے ہیں کہ ان کی اہلیہ صاحبہ اکثر علیل رہتی ہیں نیز ان کی اپنی صحت بھی بائیں ہاتھ میں درد کی وجہ سے ٹھیک نہیں رہتی دونوں کی شفائے کاملہ کے لئے اور ان کی دو بچیوں کے رشتے طے ہو رہے ہیں ان کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں ۔ (ادارہ)

پروگرام مالی دورہ مکرم ملک محمد مقبول طاہر صاحب انسپکٹر بیت المال آمد

برائے صوبہ جموّں و کشمیر

جملہ جماعت ہائے احمدیہ جموں و کشمیر کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ نظارت ہذا کے انسپکٹر مکرم ملک محمد مقبول طاہر صاحب بغرض پڑتالی حسابات و وصولی چندہ جات کے سلسلہ میں مورخہ ۱۰ رنومبر ۱۹۹۱ء کو دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں ۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریانِ مال کو نظارت ہذا کی طرف سے بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے ۔ لہذا جملہ عہدیدارانِ جماعت و اُمراء و مبلغین کرام سے انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کما حقہ، تعاون کی درخواست ہے ۔

ناظر بیت المال آمد ۔ قادیان

تیسری مجلسِ مشاورت بھارت !

۲۹ ردسمبر ۱۹۹۱ء کو قادیان میں منعقد ہوگی

قبل ازیں بھی اعلان کیا گیا تھا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی تیسری مجلسِ مشاورت جلسہ سالانہ کے معاً بعد قادیان میں ۲۹ ردسمبر کو منعقد ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ ۔

اُمراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے گزارش ہے کہ اس مشاورت کے لئے حسبِ قواعد نمائندگان کا انتخاب کر کے بھجوائیں ۔ اور ایجنڈا کے لئے تجاویز بھی اپنی جماعتوں میں مشورہ کے بعد ارسال فرمائیں

نمائندگان کے نام اور تجاویز ۲۰ رنومبر تک خاکسار کو بھجوائیں ۔

سیکرٹری مجلسِ مشاورت بھارت

بہترین ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور بہترین دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے ۔ (ترمذی)
C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES,
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339.
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

اِرشادِ نبوی
اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ
(ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے)
— (منجانب) —
یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ ہبلی

SUPER INTERNATIONAL
PHONE NO.
OFF:- 6378622
RESI:- 6233389.
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCIETY LTD.
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD,
ANDHERI EAST) BOMBAY - 400099.

قادیان میں مکان و پلاٹ وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے ملیں
نعیم احمد ڈار
احمدیہ پراپرٹی ڈیلر
چیچہ احمدیہ چوک قادیان

طالبانِ دُعا :-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶ مینگولین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

"ہماری اعلیٰ ایجادات ہمارا سُنہرا اِیں ہیں"
— (کشتی نوح) —
پیش کرتے ہیں :-
آرام دہ، مضبوط، دیدہ زیب ربڑ شیٹ
ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور
کینوس کے جوتے — !!
NIR
Starline
NEW INDIA RUBBER
WORKS (P) LTD.
CALCUTTA - 700015.

YUBA

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
— (پیشکش) —
بانی پولیمرز کلکتہ - ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز :-
۵۲۰۶ - ۵۱۳۷ - ۳۰۲۸ - ۴۳